DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75950
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

"املا" کا تعارف اور سوال کا پس منظر

بخدمت جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات اور مفتیانِ کرام پر مشتمل ایک جماعت IMLA کے عنوان سے کام کر رہی ہے جس کے قیام کا مقصد جدید طبی مسائل کی شرعی نقطہ نظر سے تحقیق، ترویج اور تطبیق ہے۔ دوران تحقیق روزہ کے کے فساد وعدم فساد کے لحاظ سے کچھ مسائل سامنے آئے جن میں جدید طبی تحقیقات اور قدیم فقہی عبارات میں موافقت نظر نہیں آسکی۔ اس کا مختصر بیان سوال کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان سوالات کے جوابات عنایت فرما کر مشکور اور ماجور ہوں۔

نوٹ: طبی حوالہ کے طور پر املا کے ڈاکٹر حضرات کا تیار کردہ ایک ڈاکومنٹ ساتھ منسلک ہے۔

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63340/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

جوفِ معتبر کیا ہے؟

فقہی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ بدنِ انسانی میں کسی چیز کے پہنچنے سے روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ وہ معتاد ذرائع (منفذ) سے بدن میں داخل ہوکر جوفِ معتبر تک پہنچے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہاں کونسا "جوف" مراد ہے؟

کیونکہ جوف کا اطلاق:

۱۔ اس جوف پر بھی ہوتا ہے جو سینے سے نیچے ہوتا ہے اور جس میں اعضائے رئیسہ مثلاً مثانہ، رحم، گردے وغیرہ قائم ہوتے ہیں یعنی abdominal cavity

۲۔ اس جوف کا اطلاق معدے اور آنتوں کے جوف (alimentary canal) پر بھی ہوتا ہے۔

۳۔ اس کے علاوہ مثانہ، گردے پھیپڑے وغیرہ خود بھی مستقل جوف ہیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَاب

حضراتِ حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ کے باب میں اصولی طور پر "جوف" سے "جوفِ بطن" یعنی معدہ اور آنتیں مراد ہیں۔ لہٰذا اصالۃً جوف کا اطلاق "جوفِ بطن" یعنی معدے اور آنتوں پر ہی ہوتا ہے۔ البتہ اگر کسی اور عضو اور اس جوف کے درمیان منفذ موجود ہو اور اس عضو میں پہنچنے والی چیز معدہ یا آنتوں میں پہنچتی ہو تو معدہ اور آنتوں کے تابع ہونے کی وجہ سے اس پر بھی "جوف" کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (جیسا کہ قدیم کتبِ فقہ میں "دماغ" پر اس وجہ سے جوف کا اطلاق کیا گیا ہے کہ اس وقت کی تحقیق کے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

مطابق دماغ میں پہنچنے والی دواء وغیرہ میں عادتِ اکثریہ یہ تھی کہ وہ معدہ میں پہنچ جاتی تھی۔ اس کی مزید تفصیل آگے "دماغ" سے متعلق سوال کے جواب میں آرہی ہے)۔

"جوف" کے بارے میں استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ کی تحقیق ذرا مختلف ہے۔ حضرت استاذِ محترم دامت برکاتہم العالیۃ نے اپنی وقیع کتاب "ضابط المفطرات" میں "معدہ" اور "آنتوں" کے علاوہ "حلق" کو بھی "جوفِ اصلی" قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل آگے "حلق" سے متعلق سوال کے جواب میں آرہی ہے۔ اسی طرح بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے "دماغ" کو بھی مستقل جوف قرار دیا ہے، اس کی تفصیل بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آگے "دماغ" سے متعلق سوال کے جواب میں آئے گی۔

حاشية ابن عابدين (403/2):

قوله (إلى جوفه ودماغه) لف ونشر مرتب، قال في البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً، فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن اه ط.

الدر المختار (397/2):

ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد، وهذا قلما يكون ولو كان فيورث داءً عظيما.

حاشية ابن عابدين (397/2):

قوله (حتى بلغ موضع الحقنة) هي دواء يجعل في خريطة من أدم يقال لها المحقنة، مغرب، ثم في بعض النسخ المحقنة بالميم وهي أولى، قال في الفتح: والحد الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة اه أي قدر ما يصل إليه رأس المحقنة التي هي آلة الاحتقان، وعلى الأول فالمراد الموضع الذي ينصب منه الدواء إلى الأمعاء.

ضابط المفطرات للمفتی محمدرفیع العثمانی حفظه الله تعالی (ص:94):

حاصل مذهبهم (أی الحنفية) فی الجوف:

أن الجوف المعتبر فی نفسه عند الحنفية هی المعدة، والحلق، والأمعاء..... وأما الأجواف الأخر التی توجد فی باطن الجسم فما كان له مسلك إلی أحد هذه الثلاثة – بحيث إذا وصل شيئ من الخارج إلی هذا الجوف، وصل إلی أحد هذه الثلاثة عادةً – يأخذ حكمها، وما لا فلا، وبقولنا "باطن الجسم" خرج الفم والأنف؛ لأن الشارع اعتبرهما فی الصوم من الخارج، فليسا بجوفين معتبرين، فما وصل إليهما لا يفسد الصوم ما لم يصل إلی الحلق. ألا ترىٰ أنه قد وقع الاختلاف (بين) الإمام أبی حنيفة وصاحبه القاضی أبی يوسف – رحمهما الله تعالی – فی المثانة إذا وصل إليها شيئ من الخارج، لا يفطر عند أبی حنيفة مع أنها عضو مجوف؛ لأنه لا مسلك منها إلی المعدة أو الأمعاء، وعند أبی يوسف رحمه الله تعالی يفطر؛ لأن بينهما مسلكاً

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

عنده، وأما ما قال بعضهم من أن الإمام أبا يوسف رحمه الله تعالى إنما قال بفساد الصوم إذا دخل شيئ المثانة؛ لأنها جوف معتبر فى نفسها عنده فليس بشيئ، كما مر من تصريح العلامة المجقق ابن الهمام رحمه الله تعالى عن شرح الكنز.

وأما عد العلامة ابن عابدين - رحمه الله تعالى - الفرج الداخل من الجوف - كما مر فى عبارته المارة برقم 11 - فلعدم الحاجز بينه وبين الجوف فى رأيهم، كما صرح به نفسه، وهذا التعليل يقتضى أنه إن ثبت بينهم حاجز - كما يقول الأطباء المعاصرون - لم يكن فى حكمه.

وأما نقل الكاسانى رحمه الله تعالى عن المشايخ فساد الصوم بالإقطار فى قبل المرأة فهو أيضاً مبنى على قيام المسلك بين مثانتها وجوفها، كما صرح هو بنفسه فى عبارته المارة برقم 6، لكن الطب الجديد لا يفرق بين مثانة الرجل والمرأة، ويصرح بعدم المسلك فيهما، فهذا يقتضى أن يكون حكم مثانة الرجل والمرأة واحداً عند هؤلاء المشايخ أيضاً، وهو عدم الفساد بالإقطار فى إحليل المرأة والرجل؛ لانتفاء المبنى فى كليهما، وهو وجود المسلك.

وأما قولهم بفساد الصوم إذا دخل شيئ إلى الدماغ فهو أيضاً مبنى على أن بينه وبين الحلق مسلكاً (لا) أنه جوف معتبر فى نفسه، كما مر من تصريح العلامة ابن نجيم فى البحر الرائق بقوله:

"وفى التحقيق أن بين الجوفين (جوف الرأس وجوف البطن) منفذاً أصلياً، فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن"

ومفهومه: أن كل عضو مجوف لم يكن بينه وبين جوف البطن منفذ لم يفسد الصوم بدخول شيئ إليه.

فعلى هذا لو لم يثبت المسلك بين جوف الدماغ والحلق - كما يقول الأطباء المعاصرون - لا يفسد الصوم بمداواة الآمة عند الإمام أبى حنيفة رحمه الله تعالى أيضاً، كما تقدم من تصريح الإمام السرخسى رحمه الله تعالى بقوله:

"وأبو حنيفة رحمه الله تعالى يقول: المفسد للصوم وصول المفطر إلى باطنه، فالعبرة للواصل لا للمسلك، وقد تحقق الوصول هنا، وفي ظاهر الرواية فرق بين الدواء الرطب واليابس، وأكثر مشايخنا رضي الله عنهم أن العبرة بالوصول حتى إذا علم أن الدواء اليابس وصل إلى جوفه فسد صومه، وإن علم أن الرطب لم يصل إلى جوفه لا يفسد صومه عنده".

(المبسوط للسرخسي: 123/3)

وقد تقدم تمام هذه العبارة برقم: 2، فراجعه. ومثله فى العناية للإمام أكمل الدين البابرتى (المتوفى 786هـ) والبحر الرائق، وقد مرت عبارته برقم 8.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950
دار الافتاء جامعۃ الرشید

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63341/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرزز ایسوسی ایشن	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

جوفِ تک پہنچنے کی مقدار کیا ہے؟

اگر کسی صورت میں دوا کی اکثر مقدار کا معدہ (جوف معتبر) سے پہلے پہلے جذب ہوجانا یقینی ہو، بہت معمولی مقدار کا معدہ تک پہنچنے کا احتمال ہو، تو کیا ایسی دواء کا دورانِ روزہ استعمال کرنا جائز ہے یا اسکی مقدار کی بھی کوئی حد بندی ہے۔ جیسا کہ بعض عرب معاصر فقہائے کرام نے روزہ میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی صورت میں پانی کی بہت معمولی مقدار کے معدہ تک پہنچنے کو بنیاد بنا کر دوا کی اتنی ہی قلیل مقدار کو معفو عنہ قرار دیا ہے (موسوعۃ الفقہ الطب:2/637)۔ اور قدیم فقہی عبارات میں دانتوں میں اٹکے ہوئے کھانے کے ذرہ کی چنے سے کم مقدار میں حلق میں جانے کو مفسد روزہ نہیں قرار دیا کہ اس سے احتراز متعسر (مشکل) ہے۔ (ردالمحتار ۷/ ۴۶۶، الھندیہ ۲۰۳/۱، فتح القدیر ۲/۳۳۳)

الجواب باسم ملہم الصواب

روزے کے دوران دوا کسی بھی مقدار میں اگر معدے یا آنتوں میں پہنچ گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ دوا کی قلیل مقدار کو دانتوں میں اٹکے ہوئے چنے کی مقدار روٹی وغیرہ، اور مضمضہ واستنشاق پر قیاس کرنا درست نہیں۔ کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جہاں دانتوں میں اٹکی ہوئی چنے سے کم مقدار کو نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم بیان کیا ہے، وہیں انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اس کو منہ سے نکال کر دوبارہ منہ میں ڈالے یا ابتداءً اس قدر چیز کھالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، دانتوں میں اٹکی ہوئی قلیل مقدار سے چونکہ بچنا مشکل ہے، اس لیے اس کو معاف قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بعد باقی رہنے والی تری کو بھی اس لیے معاف قرار دیا گیا ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے۔ جبکہ یہاں پر سوال اپنے اختیار سے دوا کھانے کے بارے میں ہے۔ اس سے بچنے کو مشکل کہنے کا سوال ہی نہیں، اس لیے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز نگلنے سے متعلق عبارات:

المبسوط للشیباني (331/2):

قلت: أرأيت لو أن صائما ابتلع شيئا كان بين أسنانه؟ قال: ليس عليه القضاء. قلت: وإن كان سمسما بين أسنانه فابتلعها قال: لا قضاء عليه لأن ذلك مغلوب لا حكم له كالذباب، وإن تناول سمسما ابتداء أفطر.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75950

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

الدر المختار (415/2):

(ولو) أكل لحما بين أسنانه (إن مثل حمصة) فأكثر (قضى فقط وفي أقل منها لا) يفطر (إلا إذا أخرجه) من فمه (فأكله) ولا كفارة لأن النفس تعافه (وأكل مثل سمسمة) من خارج (يفطر) ويكفر في الاصح (إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في فمه) إلا أن يجد الطعم في حلقه كما مر، واستحسنه الكمال قائلا" وهو الأصل في كل قليل مضغه".

حاشية ابن عابدين (415/2):

قوله (إن مثل حمصة) هذا ما اختاره الصدر الشهيد، واختار الدبوسي تقديره بما يمكن أن يبتلعه من غير استعانة بريق واستحسنه الكمال لأن المانع من الإفطار ما لا يسهل الاحتراز عنه وذلك فيما يجري بنفسه مع الريق لا فيما يتعمد في إدخاله اه، قوله (لأن النفس تعافه) فهو كاللقمة المخرجة وقدمنا عن الكمال أن التحقيق تقييد ذلك بكونه ممن يعاف ذلك، قوله (إلا إذا مضغ الخ) لأنها تلتصق بأسنانه فلا يصل إلي جوفه شيء ويصير تابعا لريقه، معراج، قوله (كما مر) أي عند قوله أو خرج دم بين أسنانه، قوله (وهو) أي وجود الطعم في الحلق، قوله (في كل قليل) في بعض النسخ "في كل شيء"، والأولى أولى وهي الموافقة لعبارة الكمال.

الفتاوى الهندية (1/03-202):

وإن أكل ما بين أسنانه لم يفسد إن كان قليلا وإن كان كثيرا يفسد، والحمصة وما فوقها كثير وما دونها قليل وإن أخرجه وأخذه بيده ثم أكل ينبغي أن يفسد كذا في الكافي وفي الكفارة أقاويل، قال الفقيه رحمه الله تعالى والأصح أنه لا تجب الكفارة كذا في الخلاصة. وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل، وإن ابتلع من الخارج يفسد، وتكلموا في وجوب الكفارة والمختار أنها تجب إذا ابتلعها ولم يمضغها كذا في الغياثية وفتاوى قاضي خان وهو الأصح كذا في محيط السرخسي، وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه وهذا حسن جدا فليكن الأصل في كل قليل مضغه كذا في فتح القدير.

کلی اور ناک میں پانی ڈالنے سے متعلق عبارات:

حاشية ابن عابدين (396/2):

قوله (أو بقي بلل في فيه بعد المضمضة) جعله في الفتح و البدائع شبيه دخول الدخان والغبار ومقتضاه أن العلة فيه عدم إمكان التحرز عنه، وينبغي اشتراط البصق بعد مج الماء لاختلاط الماء بالبصاق فلا يخرج بمجرد المج، نعم! لا يشترط المبالغة في البصق بعده لأن الباقي بعده مجرد بلل ورطوبة لا يمكن التحرز منه. وعلى ما قلنا ينبغي أن يحمل قوله في البزازية: إذا بقي بعد المضمضة ماء فابتلعه بالبزاق لم يفطر لتعذر الاحتراز فتأمل.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

بدائع الصنائع (90/2):

ولو دخل الذباب حلقه لم يفطره لأنه لا يمكنه الاحتراز عنه فأشبه الناسي ولو أخذه فأكله فطره لأنه تعمد أكله وإن لم يكن مأكولا كما لو أكل التراب ولو دخل الغبار أو الدخان أو الرائحة في حلقه لم يفطره لما قلنا وكذا لو ابتلع البلل الذي بقي بعد المضمضة في فمه مع البزاق أو ابتلع البزاق الذي اجتمع في فمه لما ذكرنا.

الدر المختار (395/2):

(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) ولو ذاكرا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه، ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عودا أو عنبرا لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه فليتنبه له كما بسطه الشرنبلالي.

حاشية ابن عابدين (395/2):

قوله (استحسانا) وفي القياس يفسد أي بدخول الذباب لوصول المفطر إلى جوفه وإن كان لا يتغذى به كالتراب والحصاة، هداية ، قوله (لعدم إمكان التحرز عنه) فأشبه الغبار والدخان لدخولهما من الأنف إذا أطبق الفم كما في الفتح وهذا يفيد أنه إذا وجد بدا من تعاطي ما يدخل غباره في حلقه أفسد لو فعل، شرنبلالية ، قوله (ومفاده) أي مفاد قوله دخل أي بنفسه بلا صنع منه ، قوله (إنه لو أدخل حلقه الدخان) أي بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله، إمداد، وبه علم حكم شرب الدخان.

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63342/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

"منفذ" کی تحقیق میں طبِ جدید کی تحقیق معتبر ہو گی یا طبِ قدیم کی؟

اتنی بات تو طے ہے کہ فسادِ صوم کے لیے ضروری ہے کہ دو امعتاد ذرائع (منفذ) سے بدن میں داخل ہو کر جوفِ معتبر تک پہنچے۔ اس لیے جن اعضا اور جوف کے درمیان کوئی معتاد راستہ موجود ہو، اور وہاں سے داخل ہونے والی چیز عموماً جوف تک پہنچ ہی جاتی ہو، فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان اعضاء کو بھی جوف کے تابع قرار دیا اور ان میں داخل ہونے والی چیز کو بھی مفطرِ صوم قرار دیا ہے۔ اب کونسا عضو جوف تک مسلک رکھتا ہے اور کس عضو اور جوف کے درمیان اس درجہ کا تعلق نہیں؟ اس مسئلہ کا تعلق طب اور میڈیکل سائنس سے ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسف

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
ALMUFTI ONLINE

رحمہ اللہ اور طرفین کے نزدیک مثانہ میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے اختلاف کی بنیاد اسی پر ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے یا نہیں۔ (ضابط المفطرات:۱۶۳)

اب سوال یہ ہے:

منفذ ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق میں فتوی کے لیے جدید تحقیق کو مدار بنایا جائے گا جیسا کہ قدیم فقہا نے اپنے زمانہ کی طبی تحقیق کو مدار بنایا ہے یا فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالی کے زمانہ کی طبی تحقیق کو ہی مدار بنایا جائے گا؟

الجواب باسم ملہم الصواب

جسم کے کس عضو یا کس سوراخ اور جوفِ معتبر کے درمیان منفذ ہے اور کس کے درمیان نہیں؟ اس مسئلے کا تعلق طب اور میڈیکل سائنس سے ہے۔ لہٰذا منفذ ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق میں جدید طبی تحقیق اور قدیم طبی تحقیق کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اگر کسی عضو یا منفذ سے متعلق جدید طبی تحقیق، قدیم طبی تحقیق سے مختلف ہو اور اس جدید تحقیق پر اطباء کا اتفاق بھی ہو تو اصول اور فقہائے کرام کی عبارات کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی صورت میں جدید طبی تحقیق پر اعتماد کیا جائے، خصوصا ان صورتوں میں جن میں فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالی کے درمیان (قدیم طبی تحقیق میں اختلاف کی بنیاد پر) اختلاف موجود ہو، اور جدید طبی تحقیق سے کسی ایک رائے کی تائید ہو رہی ہو۔ جیسا کہ "مثانہ" میں حضرت امام صاحب اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے درمیان اختلاف موجود ہے، اور جدید طبی تحقیق سے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تعالی کی رائے کی تائید ہوتی ہے، جس کی تفصیل آگے "مثانہ" سے متعلق سوال کے جواب میں آرہی ہے۔

المبسوط للسرخسي (121/3):

فأما الإقطار في الإحليل لا يفطره عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى ويفطره عند أبي يوسف وحكى ابن سماعة عن محمد رحمهما الله تعالى أنه توقف فيه. وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمهما الله تعالى أنه إذا صب الدهن في إحليله فوصل إلى مثانته فسد صومه وهذا الاختلاف قريب فقد وقع عند أبي يوسف رحمه الله تعالى أن من المثانة إلى الجوف منفذ حتى لا تقدر المرأة على استمساك البول، والأمر على ما قالا؛ فإن أهل الطب يقولون البول يخرج رشحا، وما يخرج رشحا لا يعود رشحا.

الهداية شرح البداية (125/1):

ولو أقطر في إحليله لم يفطر عند أبي حنيفة وقال أبو يوسف رحمه الله يفطر وقول محمد رحمه الله مضطرب فيه فكأنه وقع عند أبي يوسف رحمه الله أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبي حنيفة رحمه الله أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه، وهذا ليس من باب الفقه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

فتح القدير (344/2):

(قوله فكأنه وقع الخ) يفيد أنه لا خلاف لو اتفقوا على تشريح هذا العضو؛ فإن قول أبي يوسف بالإفساد إنما هو بناء على قيام المنفذ بين المثانة والجوف فيصل إلى الجوف ما يقطر فيها، وقوله بعدمه بناء على عدمه والبول يترشح من الجوف إلى المثانة فيجتمع فيها.

ضابط المفطرات (ص:11-110):

الفصل الأول فی بحث "المنافذ المعتبرة" للفطر: ههنا ثلاثة أصول اتفقت عليها المذاهب الأربعة، ونحتاج إليها فی مناقشة عدة من المنافذ التی لها تعلق بالطب وتشريح الأبدان، وهی كما تلی:

الأصول الثلاثة المتفق عليها فی المنافذ:

الأصل الأول: اتفقت المذاهب الأربعة على أن الفطر إنما يحصل إذا وصل الشيئ المفطر إلى الجوف المعتبر من المنفذ المعتبر، ولا فطر إذا لم يصل إليه، ولا إذا وصل إليه من منفذ غير معتبر.

الأصل الثانی: أن كل ثقبة أو فتحة فی ظاهر الجسم ليس لها مسلك إلى "الجوف المعتبر فی الصيام" - لا مباشرةً ولا بواسطة قناةٍ أو جوفٍ آخر - فهی "منفذ غير معتبر" فی المذاهب الأربعة، سواء كانت الفتحة خلقيةً أو غير خلقيةٍ، فلا يفسد الصوم عند أحد بما يدخل إلى باطن الجسم بمثل هذا المنفذ، ولا أعلم فيه خلافاً، وهو الموافق للقياس، كما يتضح من عبارات المذاهب الأربعة الآتية، وقد مر بعض العبارات منها فی بحث الجوف.

الأصل الثالث: أن الثقبات والفتحات التی توجد فی ظاهر الجسم إلى باطنه فمنها ما هی ظاهرة النفوذ إلى الجوف المعتبر، كالفم والأنف والدبر، فلا يحتاج فيها إلى رأی الطب، ومنها ما فی نفوذها وعدم نفوذها إلى الجوف المعتبر خفاء، فالجزم فيها بأنها نافذة إليه أو لا، ليس فی الأصل من باب الفقه؛ لأنه من باب الطب وتشريح الأبدان، كما صرح به غير واحد من الفقهاء كالسرخسی فی المبسوط، والمرغينانی فی الهداية، وابن الهمام فی فتح القدير، وابن نجيم فی البحر الرائق، وقد مرت عباراتهم فی بحث الجوف برقم5، 8، 9، 10 فلا بد فيها من الاعتماد على أهل الطب وخبرائه، كما يظهر من عبارات الفقهاء المارة الآتية؛ فإن لكل فن رجال.

ضابط المفطرات (ص:114):

والأصول الثلاثة التی ذكرناها فی أول هذا الفصل عن المذا هب الأربعة تقتضی أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أيضاً على أصل مذ هب الحنفية بالاتفاق إن اتفقت الأطباء المعاصرون على عدم نفوذ ها إلى الحلق والمعدة والأمعاء، وأن لا يفسد الصوم بمداواة الآمة والإقطار فی قبل المرأة والأذن والإحليل عند جميعهم بالتفصيل التالی............ الخ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63343/63	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

مفطر چیز کے منفذ میں پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا جوف تک پہنچنا ضروری ہے؟

اگر کوئی چیز منفذ میں تو گئی لیکن جوف تک نہیں پہنچی تو روزہ برقرار رہے گا؟ جیسا کہ مفتی رشید صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے" خون اگر حلق میں گیا مگر پیٹ میں نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹا" (احسن الفتاویٰ ۴/۴۴۷) یا منفذ کو جوف کے قائم مقام قرار دیا جائے گا؟

الجواب باسم ملہم الصواب

"منفذ"، "جوف" کے قائم مقام نہیں ہے، روزہ اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک مفطر چیز "جوف" تک نہ پہنچے۔ (عبارت نمبر: 1 تا 9)

لیکن بلا ضرورت منفذ تک بھی شیئِ مفطر پہنچانا مکروہ ہے، کیونکہ یہ اپنے روزے کو فساد پر پیش کرنا ہے، اس میں روزہ ٹوٹنے کا قوی احتمال موجود ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں عبارت نمبر: 3 اور 4)

البتہ اگر منفذ میں جانے والی چیز ایسی ہو کہ وہ منفذ میں پہنچنے سے عادۃً جوف میں چلی ہی جاتی ہو، یا وہ چیز کسی ایسے منفذِ خلقی میں پہنچ جائے جس تک کسی چیز کے پہنچنے کے بعد اس کا جوف میں جانا عادتِ اکثریہ اور غالب ہو، تو ایسی صورت میں عادتِ اکثریہ کو یقین کے قائم مقام قرار دیا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا، الا یہ کہ جوف میں نہ پہنچنے کا یقین ہو۔ (ملاحظہ فرمائیں عبارت نمبر: 5 تا 9)

(1) فتح القدير (344/2):

(قوله فكأنه وقع الخ) يفيد أنه لا خلاف لو اتفقوا على تشريح هذا العضو؛ فإن قول أبي يوسف بالإفساد إنما هو بناء على قيام المنفذ بين المثانة والجوف فيصل إلى الجوف ما يقطر فيها، وقوله بعدمه بناء على عدمه والبول يترشح من الجوف إلى المثانة فيجتمع فيها، أو الخلاف مبني على أن هناك منفذا مستقيما أو شبه الحاء فيتصور الخروج ولا يتصور الدخول لعدم الدافع الموجب له بخلاف الخروج، وهذا اتفاق منهم على إناطة الفساد بالوصول إلى الجوف ويفيد أنه إذا علم أنه لم يصل بعد بل هو في قصبة الذكر لا يفسد وبه صرح غير واحد. قال في شرح الكنز: و بعضهم جعل المثانة نفسها جوفا عند أبي يوسف وحكى بعضهم الخلاف ما دام في قصبة الذكر وليسا بشيء اه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE
المفتی آن لائن

(2)الدر المختار(396/2):

(أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه) يعني ولم يصل إلى جوفه، أما إذا وصل فإن غلب الدم أو تساويا فسد، وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه، بزازية، واستحسنه المصنف وهو ما عليه الأكثر وسيجيء.

(3)المبسوط للسرخسي(167/3):

قال: وإذا ذاق الصائم بلسانه شيئا ولم يدخل حلقه لم يفطر لأن الفطر بوصول شيء إلى جوفه ولم يوجد والفم في حكم الظاهر. ألا ترى أن الصائم يتمضمض فلا يضره ذلك؟ ويكره له أن يعرض نفسه لشيء من هذا؛ لأنه لا يأمن أن يدخل حلقه بعد ما أدخله فمه فيحوم حول الحمى قال صلى الله عليه وسلم: "فمن رتع حول الحمي يوشك أن يقع فيه".

(4)الهداية شرح البداية(125/1):

ومن ذاق شيئا بفمه لم يفطر لعدم الفطر صورة ومعنى، ويكره له ذلك لما فيه من تعريض الصوم على الفساد، ويكره للمرأة أن تمضغ لصبيها الطعام إذا كان لها منه بد لما بينا، ولا بأس إذا لم تجد منه بداً صيانةً للولد.

(5)الدر المختار(416/2):

(وكره) له (ذوق شيء و) كذا (مضغه بلا عذر) قيد فيهما، قاله العيني ككون زوجها أو سيدها سيء الخلق فذاقت، وفي كراهة الذوق عند الشراء قولان، ووفق في النهر بأنه إن وجد بدأو لم يخف غبنا كره وإلا لا وهذا في الفرض لا النفل كذا قالوا وفيه كلام لحرمة الفطر فيه بلا عذر على المذهب فتبقى الكراهة (و) كره (مضغ علك) أبيض ممضوغ ملتئم وإلا فيفطر.

(6)حاشية ابن عابدين(416/2):

قوله (وكره مضغ علك) نص عليه مع دخوله في قوله وكره ذوق شيء ومضغه بلا عذر لأن العذر فيه لا يتضح فذكر مطلقا بلا عذر اهتماما، رملي. قلت: ولأن العادة مضغه خصوصا للنساء لأنه سواكهن كما يأتي فكان مظنة عدم الكراهة في الصيام لتوهم أن ذلك عذر، قوله (أبيض الخ) قيده بذلك لأن الأسود وغير الممضوغ وغير الملتئم يصل منه شيء إلى الجوف، وأطلق محمد المسألة، وحملها الكمال تبعا للمتأخرين على ذلك قال للقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادةً حكم بالفساد؛ لأنه كالمتيقن.

(7)الهداية شرح البداية(125/1):

ولو داوى جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر عند أبي حنيفة رحمه الله، والذي يصل هو الرطب، وقالا لا يفطر لعدم التيقن بالوصول لانضمام المنفذ مرة واتساعه أخرى كما في اليابس من

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
ALMUFTI ONLINE
المفتی آن لائن

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75950
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

الدواء، وله أن رطوبة الدواء تلاقي رطوبة الجراحة فيزداد ميلاً إلى الأسفل فيصل إلى الجوف بخلاف اليابس لأنه ينشف رطوبة الجراحة فينسد فمها.

(8)حاشية ابن عابدين (402/2):

قوله (أو داوى جائفة أو آمة) الجائفة الطعنة التي بلغت الجوف أو نفذته والآمة من أممته بالعصا.... قوله (فوصل الدواء حقيقة)أشار إلى أن ما وقع في ظاهر الرواية من تقيد الإفساد بالدواء الرطب مبني على العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطري لم يفسد، وإنما الخلاف إذا لم يعلم يقيناً فأفسد بالطري حكما بالوصول نظراً إلى العادة ونفياه كذا أفاده في الفتح. قلت: ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف لظهوره فيها وإلا فلا بد منه حتى لو بقي السعوط في الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر ويمكن أن يكون الدواء راجعا إلى الكل، تأمل .

(9)بدائع الصنائع (93/2):

وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة والآمة فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة، وإن داواها بدواء رطب يفسد عند أبي حنيفة وعندهما لا يفسد، هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها مشكوك فيه فلا نحكم بالفساد مع الشك، ولأبي حنيفة أن الدواء إذا كان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبني الحكم على الظاهر.

حوالہ نمبر: 6570/39	فتوی نمبر: 63344/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

ایسی اشیاء جن سے روزہ ٹوٹنا یا نہ ٹوٹنا نص میں وارد ہے، وہ معلول بعلۃ ہیں یا نہیں؟

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی نص میں صراحت آئی ہے وہ صورتِ منصوصہ کے ساتھ ہی خاص ہوگی یا معلول بہ علت ہوگی؟ جیسا کہ آنکھ میں سرمہ ڈالنے کے جواز کو اسی تک محدود رکھا جائے گا یا اس پر دوائی کو قیاس کیا جائے گا؟ یا مسواک کے ریشہ پر دوا کی قلیل مقدار کو قیاس کیا جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً باسم ملهم الصواب

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی نص میں صراحت آئی ہے، وہ معلول بعلۃ ہیں۔ جماع کے علاوہ کھانے پینے اور دواء

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

وغیرہ اشیاء میں وہ علت "منفذ کے راستے سے جوف کے اندر کسی چیز کا پہنچنا اور وہاں استقرار پانا" ہے۔ البتہ بعض ائمۂ حنفیہ رحمہم اللہ تعالی نے بعض صورتوں میں فسادِ صوم کے لیے جوف میں پہنچنے والی چیز میں یہ شرط بھی لگائی ہے کہ وہ چیز ایسی ہو جس میں بدن کا کوئی فائدہ ہو۔ جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک "سرمہ" کی بات ہے تو اس سے روزہ اس لیے نہیں ٹوٹتا کہ آنکھ میں سرمہ ڈالنے سے حلق کے اندر اس کا اثر پہنچتا ہے، اس کا عین نہیں پہنچتا، اور روزہ اثر کے پہنچنے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ عین کے پہنچنے سے ٹوٹتا ہے، بالفرض اگر سرمے کا عین بھی حلق میں پہنچے تب بھی چونکہ وہ منفذ کے راستے سے نہیں بلکہ مسامات کے راستے سے پہنچتا ہے، اس لیے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ علت (آنکھ میں ڈالی جانے والی چیز کا مسامات کے راستے سے حلق میں پہنچنا) آنکھ میں دوا ڈالنے میں بھی موجود ہے، اس لیے آنکھ میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

رہی بات "مسواک کے ریشے" کی تو اس سے روزہ نہ ٹوٹنے کی علت بھی "تعذر الاحتراز" ہے، یعنی اس سے بچنا مشکل ہے۔ (احسن الفتاوی: 4/445) چونکہ دوا میں یہ علت نہیں پائی جاتی، کیونکہ دوا کو تو قصداً کھایا جاتا ہے، اس لیے دوا کی قلیل مقدار کو مسواک کے ریشے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

الدر المختار (409/2):

(وإن جامع) المكلف آدميا مشتهى (في رمضان أداء) لما مر (أو جومع) أو توارث الحشفة (في أحد السبيلين) أنزل أو لا (أو أكل أو شرب غذاء) بكسر الغين والذال المعجمتين والمد ما يتغذى به (أو دواء) ما يتداوى به والضابط وصول ما فيه صلاح بدنه لجوفه، ومنه ريق حبيبه فيكفر لوجود معنى صلاح البدن فيه، دراية وغيرها، وما نقله الشلانبلالي عن الحدادي رده في النهر (عمدا) راجع للكل.

المبسوط للسرخسي (121/3):

قال: والاكتحال لا يضر الصائم وإن وجد طعمه في حلقه وكان إبراهيم النخعي يكره للصائم أن يكتحل وبن أبي ليلى كان يقول إن وجد طعمه في حلقه فطره لوصول الكحل إلى باطنه. ولنا: حديث أبي رافع أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا بمكحلة إثمد في رمضان فاكتحل وهو صائم، وعن أبي مسعود قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء من بيت أم سلمة وعيناه مملوءتان كحلا كحلته أم سلمة. وصوم يوم عاشوراء في ذلك الوقت كان فرضا ثم صار منسوخا ثم ما وجد من الطعم في حلقه أثر الكحل لا عينه كمن ذاق شيئا من الأدوية المرة يجد طعمه في حلقه فهو قياس الغبار والدخان، وإن وصل عين الكحل إلى باطنه فذلك من قبل المسام لا من قبل المسالك إذ ليس من العين إلى الحلق مسلك فهو نظير الصائم يشرع في الماء فيجد برودة الماء في كبده وذلك لا يضره وعلى هذا إذا دهن الصائم شاربه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE المفتی آن لائن

النتف في الفتاوى (156/1):

واما من العين فالاكتحال ومداواة العين فلا يفسد بهما متفقاً.

الفتاوى الهندية (203/1):

ولو أقطر شيئا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا وإن وجد طعمه في حلقه، وإذا بزق فرأى أثر الكحل ولونه في بزاقه عامة المشايخ على أنه لا يفسد صومه كذا في الذخيرة، وهو الأصح هكذا في التبيين.

فتح القدير (330/2):

قوله ولو اكتحل لم يفطر سواء وجد طعمه في حلقه أولا؛ لأن الموجود في حلقه أثره داخلاً من المسام، والمفطر الداخل من المنافذ كالمدخل والمخرج لا من المسام الذي هو خلل البدن للاتفاق فيمن شرع في الماء يجد برده في بطنه ولا يفطر، وإنما كره أبو حنيفة ذلك أعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة، لا لأنه قريب من الإفطار.

حاشية ابن عابدين (395/2):

قوله (وإن وجد طعمه في حلقه) أي طعم الكحل أو الدهن كما في السراج وكذا لو بزق فوجد لونه في الأصح، بحر، قال في النهر: لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا يفطر، وإنما كره الإمام الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا لأنه مفطر اه وسيأتي أن كلا من الكحل والدهن غير مكروه وكذا الحجامة إلا إذا كانت تضعفه عن الصوم.

الدر المختار (395/2):

(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) ولو ذاكرا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه، ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عودا أو عنبرا لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه فليتنبه له كما بسطه الشرنبلالي.

ضابط المفطرات (ص:151):

أما الشيئ الواصل إلى الجوف فلا فرق فيه فى المذاهب الأربعة بين أن يكون مما فيه صلاح البدن – من التغذى أو التداوى – أو لا، ولا بين أن يكون مما يؤكل أو لا، ولا بين أن يكون مائعاً أو جامداً، ولا بين أن يكون مما ينماع (أى يتحلل ويذاب) أو لا، فكل ذلك مفطر عند هم فى الجملة، سوى أن جماعة من الحنفية شرطوا أن يكون "الواصل" مما فيه "صلاح" البدن فى بعض صور الوصول الآتية فى بحثه، ولم يشترطه جماعة مطلقاً كالسرخسي والكاساني والزيلعي.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63345/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا دماغ جوفِ معتبر ہے؟

جدید طبی تحقیق کے مطابق دماغ کی بناوٹ اس طرح ہے کہ پہلے کھال اور چربی ہے اس کے بعد کھوپڑی کی ہڈی ہے پھر دو جھلیاں ہیں جن کے درمیان میں پانی ہے اس کے بعد دماغ کا گودا ہے۔ ان میں کوئی بھی چیز کھل جائے وہاں سے حلق میں کوئی منفذ نہیں ہے۔

چنانچہ اگر روزہ کی حالت میں سر کے زخم پر کوئی دوا لگائی جائے تو آیا اس جدید تحقیق کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹے گا؟ جیسا کہ بحر اور بدائع کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں روزہ ٹوٹنے کا مدار اس دوا کا معدہ تک پہنچنا ہے۔ (بحر ۲/۳۰۰، بدائع ۲/۳۷۲، مکتبہ رشیدیہ) یا قدیم طبی تحقیق کے مطابق دماغ کو بھی جوف تسلیم کیا جائے گا جیسا کہ امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ رحیمیہ میں کیا ہے۔ (امداد الفتاویٰ: 2/178، فتاویٰ رحیمیہ: ص: 7/263)۔

نیز اگر دماغ بذاتِ خود جوف ہے تو اس سے مراد دماغ کا گودا ہے یا جھلی یا اس کی کیا تشریح کی جائے گی؟

الجواب باسم ملهم الصواب

دماغ بذاتِ خود جوف ہے، یا جوفِ معدہ کے تابع ہے۔ اس بارے میں قدیم فقہی کتب میں دونوں قسم کی عبارات ملتی ہیں:-

پہلی قسم کی عبارات:

بعض عبارات سے دماغ کا بذاتِ خود جوف ہونا، معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ "مبسوطِ سرخسی" "کنز الدقائق"، "تبیین الحقائق" میں ہے۔ "امداد الفتاویٰ" میں ایک مقام پر دماغ کا جوفِ مستقل ہونا مذکور ہے۔

(1) المبسوط للسرخسي (121/3):

فأما السعوط والوجور يفطره لوصوله إلى أحد الجوفين إما الدماغ أو الجوف، والفطر مما يدخل..... والإقطار في الأذن كذلك يفسد لأنه يصل إلى الدماغ، والدماغ أحد الجوفين.

(2) كنز الدقائق (ص: 221)

وإن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أو داوى جائفةً أو آمّةً بدواءٍ ووصل إلى جوفه أو دماغه أفطر.

(3) تبيين الحقائق (329/1):

(وإن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أو داوى جائفة أو آمة بدواء ووصل إلى جوفه أو دماغه

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

أفطر) لأن الفطر مما دخل على ما ذكرنا من قبل، والمراد بالإقطار في أذنه الدهن، وأما إذا أقطر فيها الماء فلا يفطر ذكره في خزانة الأكمل، ولو استنشق ووصل الماء إلى دماغه أفطر فجعل الدماغ كالجوف؛ لأن قوام البدن بهما.

(4)"امدادالفتاویٰ(178/2):

"امداد الفتاویٰ" میں بھی ایک مقام پر دماغ کو مستقل جوف قرار دیا گیا۔ کیونکہ سوال میں اس وضاحت کے باوجود کہ جدید طبی تحقیق ومشاہدہ کے مطابق دماغ اور حلق کے درمیان کوئی منفذ نہیں، حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

"جوف معدے کے ساتھ خاص نہیں، دماغ اور معدے دونوں کو شامل ہے۔"(178/2).

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر دماغ کو مستقل جوف قرار دیا ہے۔ ورنہ اگر حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی دماغ میں دوا وغیرہ پہنچنے سے روزہ ٹوٹنے کی علت نفوذ الی المعدۃ ہوتی تو حضرت جدید طبی تحقیق کے درست ہونے یا نہ ہونے کا ذکر فرماتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسری قسم کی عبارات:

جبکہ بعض دیگر عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ بذاتِ خود جوف نہیں، بلکہ اس میں روزہ ٹوٹنے کا مدار شیٔ مفطر کے معدے تک پہنچنے پر ہے۔ جیسا کہ "بدائع"، "بحر" اور "شامی" میں مذکور ہے۔ اور "امداد الفتاویٰ" میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے انجکشن سے متعلق ایک تفصیلی فتویٰ میں یہی موقف اختیار فرمایا ہے، اس فتویٰ پر حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستخط بھی موجود ہیں۔

بدائع الصنائع (93/2):

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة، وكذا إذا وصل إلى الدماغ؛ لأن له منفذا إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف، وقد روي عن النبي أنه قال للقيط بن صبرة: "بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائما" ومعلوم أن استثناءه حالة الصوم للاحتراز عن فساد الصوم وإلا لم يكن للاستثناء معنى، ولو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف أو لم يستقر فيه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

البحر الرائق (279/2):

ولا يرد ما وصل إلى الدماغ فإنه مفطر كما سيأتي؛ لما أن بين الدماغ والجوف منفذا فما وصل إلى الدماغ وصل إلى الجوف كما صرح به في البدائع على ما سيأتي.

الدر المختار (402/2):

(أو داوى جائفة أو آمة) فوصل الدواء حقيقةً إلى جوفه ودماغه.

حاشية ابن عابدين (403/2):

قوله (إلى جوفه ودماغه) لف ونشر مرتب، قال في البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا، فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن اه ط.

مذکورہ دونوں قسم کی عبارات کی توجیہ:

دماغ کے بذاتِ خود جوف ہونے یا نہ ہونے سے متعلق ان دو مختلف قسم کی عبارات میں تاویل وغیرہ کے اعتبار سے دو صورتیں ممکن ہیں:-

(1) پہلی صورت یہ ہے کہ ان دونوں قسم کی عبارات کو موقف کے اختلاف پر محمول کیا جائے۔ یعنی پہلی قسم کی عبارات جن فقہائے کرام کی ہیں، ان کے نزدیک دماغ بھی بذاتِ خود جوفِ مستقل ہے، جبکہ دوسری قسم عبارات کے قائلین حضرات کے نزدیک دماغ جوفِ مستقل نہیں، بلکہ جوفِ معدہ کے تابع ہے۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ ان دونوں قسم کی عبارات میں تطبیق پیدا کی جائے۔ تطبیق پیدا کرنے کے لیے پہلی قسم کی عبارات میں یہ تاویل کی جاسکتی ہے کہ ان عبارات میں دماغ کو بطورِ جوف اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ اس وقت کی تحقیق کے مطابق دماغ میں پہنچنے والی چیز کا حلق اور معدے میں پہنچنا عادتِ اکثریہ اور بمنزلہ یقین کے تھا، اس لیے ان عبارات میں دماغ میں پہنچنے والی چیز کا معدے کی طرف نفوذ کرنے کی علت کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی، بلکہ خود دماغ ہی کو جوف قرار دیا گیا۔ جیسا کہ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ "امداد الفتاویٰ" اور "امداد المفتین" میں انجکشن کے بارے میں ایک فتویٰ (یہ فتویٰ "امداد الفتاویٰ" اور "امداد المفتین" دونوں میں چھپا ہے۔ اس فتویٰ پر حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا سید حسن احمد مدنی، حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب، اور حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے دستخط بھی موجود ہیں۔) کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں:-

"اگر مطلق جوفِ بدن میں کسی چیز کا پہونچنا مفسد ہوتا تو خود پیشاب گاہ بھی ایک جوف ہے، اور مثانہ تو بدرجۂ اولیٰ جوف ہے، کان اور حلق بھی جوف ہیں، ان میں پہونچنا بلا خلاف مفسدِ صوم ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

مطلقاً جوفِ بدن میں مفطر چیزوں کا پہونچنا مفطرِ صوم نہیں، بلکہ خاص جوفِ دماغ اور جوفِ بطن مراد ہیں، بلکہ جوفِ دماغ بھی اس میں اصل نہیں، وہ بھی اس وجہ سے لیا گیا ہے کہ جوفِ دماغ میں پہونچنے کے بعد بذریعۂ منفذ جوفِ معدہ میں پہونچ جانا عادتِ اکثریہ ہے، جیسا کہ صاحبِ بحر کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے۔ قال فی البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس وصل إلى جوف البطن، من الشامی، ص 106، ج 2۔ اس عبارت میں اس مقصد کی بالکل تصریح ہوگئی کہ جوف سے مراد صرف جوفِ بطن ہے، اور جوفِ دماغ سے چونکہ جوفِ بطن میں پہونچنا لازمی ہے، اس لیے اس میں پہونچنے کو بھی تبعاً لجوف المعدہ مفسد قرار دیا ہے"۔۔۔ الخ (امداد الفتاویٰ: 2/77-176۔ امداد المفتین، ص: 412)

اس تطبیق پر اشکال:

لیکن یہ تطبیق ان عبارات میں تو کسی نہ کسی درجے میں کار آمد ہو سکتی ہے جن میں دماغ کو مطلقاً "جوف" قرار دیا گیا ہے اور اس کی علت ذکر کرنے سے سکوت اختیار کیا گیا ہے جیسے مبسوط اور کنز الدقائق کی عبارات، کیونکہ ان کتب کی مطلق عبارات کو بدائع اور بحر وغیرہ کی مقید عبارات (جن میں علت ذکر کی گئی ہے) پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلی قسم کی عبارات میں ذکر کی گئی "تبیین الحقائق" کی عبارت میں یہ تاویل بھی نہیں کی جا سکتی؛ کیونکہ وہ عبارت مطلق نہیں، بلکہ اس میں دماغ کے جوف ہونے کی علت بھی ذکر کی گئی ہے، اور وہ علت دوسری قسم (بدائع اور بحر وغیرہ) کی عبارات میں ذکر کردہ علت سے مختلف ہے، اس سے دماغ کا "مستقل جوف" ہونا سمجھ میں آتا ہے، جس کی وجہ سے اس عبارت کو دوسری قسم کی عبارات پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ "تبیین الحقائق" میں دماغ تک پانی پہنچنے سے روزہ ٹوٹنے کی وجہ اور علت یہ ذکر کی گئی ہے کہ دماغ بھی اس بات میں "جوف" کی طرح ہے کہ انسانی جسم کا "قوام" یعنی سلامتی پیٹ اور دماغ دونوں پر موقوف ہے۔ عبارت دوبارہ ملاحظہ ہو:-

> (وإن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أو داوى جائفة أو آمة بدواء ووصل إلى جوفه أو دماغه أفطر) لأن الفطر مما دخل على ما ذكرنا من قبل، والمراد بالإقطار في أذنه الدهن، وأما إذا أقطر فيها الماء فلا يفطر ذكره في خزانة الأكمل، ولو استنشق ووصل الماء إلى دماغه أفطر فجعل الدماغ كالجوف؛ لأن قوام البدن بهما. (تبیین الحقائق: 329/1)

اسی طرح پہلی قسم کی عبارات میں ذکر کردہ "امداد الفتاویٰ" کی عبارت میں بھی یہ تاویل نہیں کی جا سکتی؛ کیونکہ اس مقام پر سوال میں دماغ اور حلق کے درمیان منفذ نہ ہونے کی جدید طبی تحقیق ذکر کرنے کے باوجود جواب میں "جوف" کا معدے کے ساتھ خاص نہ ہونا، بلکہ معدہ اور دماغ دونوں کو شامل ہونے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

اس اشکال کا جواب:

اس اشکال کا ایک جواب یہ سمجھ میں آتا ہے- واللہ تعالی اعلم بالصواب وھو ولی العصمۃ والتحقیق - کہ:

"تبیین الحقائق" میں دماغ کو جوف کے بمنزلہ قرار دینے کی علت یہ ذکر کی گئی ہے:

"جسم انسانی کا قوام (بقاء اور سلامتی۔ ولی) جس طرح جوف (پیٹ۔ ولیؔ) پر موقوف ہے اسی طرح دماغ پر بھی موقوف ہے۔"

لیکن بظاہر روزہ کے باب میں دماغ کو پیٹ کے قائم مقام قرار دینے کے لیے یہ علت کافی اور درست معلوم نہیں ہوتی؛ کیونکہ روزہ کا رکن جسمانی طور پر مفطرات (اکل، شرب اور جماع وغیرہ) سے رُکنا ہے۔ اور انسان کے جسمانی بقاء اور سلامتی کا تعلق پیٹ سے ہے نہ کہ دماغ سے۔ کیونکہ پاگل شخص کا جسم بھی صحیح سالم ہوتا ہے، باوجودیکہ اس کا دماغ درست نہیں ہوتا۔

جہاں تک "امداد الفتاویٰ" کے جواب کا تعلق ہے تو اس بارے میں عرض یہ ہے:

"امداد الفتاویٰ" میں اس مقام پر اگرچہ دماغ کو مستقل جوف قرار دیا گیا ہے، لیکن دوسرے مقام پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے انجکشن سے متعلق فتویٰ کے ضمن میں دماغ تک کوئی چیز پہنچنے سے روزہ ٹوٹنے کی علت نفوذ الی المعدۃ کو بنایا ہے، یہ فتویٰ "امداد الفتاویٰ" اور "امداد المفتین" دونوں میں چھپا ہے۔ اس فتویٰ پر حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا سید حسن احمد مدنی، حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب، اور حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے دستخط بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ اوپر نقل کیا گیا۔

خلاصہ:

خلاصہ یہ کہ دماغ میں کسی چیز کے پہنچنے سے روزہ ٹوٹنے سے متعلق فقہائے کرام کی عبارات دو قسم پر ہیں۔ ایک قسم کی عبارات میں دماغ کو مطلقاً جوف کہا گیا ہے، اور اس کی کوئی علت ذکر نہیں کی گئی۔ جبکہ دوسری قسم کی عبارات میں اس کی علت بھی ذکر کی گئی ہے۔ پھر علت ذکر کرنے والوں میں اختلاف ہوا۔ صاحب بدائع، صاحب بحر اور علامہ شامی رحمہم اللہ تعالیٰ نے علت "نفوذ الی المعدۃ" کو قرار دیا، لہٰذا ان حضرات کی تحقیق کے مطابق دماغ مستقل جوف نہیں، بلکہ جوفِ معدہ کے تابع ہے۔ جبکہ "تبیین الحقائق" کے مصنف علامہ زیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دماغ کے جوف ہونے کی علت، اس کا جسم انسانی کے قوام ہونے میں معدے کے مشابہ ہونے کو بنایا، جس سے دماغ کا مستقلاً جوف ہونا سمجھ میں آتا ہے۔

اب یا تو ان مطلق عبارات کو بھی اس پر محمول کیا جائے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی دماغ مستقل جوف ہے۔ جیسا کہ علامہ زیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان حضرات کے نزدیک دماغ میں پہنچنے والی دوا وغیرہ سے (معدے میں نہ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

پہنچنے کے باوجود) مطلقاً روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور یا علت سے ساکت اور مطلق عبارات کو "نفوذ الی المعدۃ" کو علت بنانے والی عبارات پر محمول کیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر جدید طبی تحقیق سے دماغ میں پہنچنے والی چیز کا معدہ میں نہ پہنچنا ثابت ہو اور اس پر اطباء کا اتفاق ہو تو سر کے زخم پر دوا وغیرہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ہماری رائے:

اس تمام تر تفصیل کی روشنی میں ہمارے خیال میں دماغ کا مستقل جوف نہ ہونا زیادہ واضح ہے، جیسا کہ بدائع، بحر اور شامی میں مذکور ہے۔ اسی کو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے "امداد الفتاوی" میں لکھے گئے فتویٰ میں اختیار کیا، جس پر حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستخط بھی ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ امداد الفتاویٰ کی دونوں عبارتوں میں تعارض ختم ہو جائے گا۔ حضرت استاذِ محترم مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے "ضابط المفطرات" میں بھی یہی موقف ذکر فرمایا ہے۔ نیز "مجمع الفقہ الاسلامی، جدہ" نے بھی اسی قول کو اختیار ہے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ أتم وأحکم

ضابط المفطرات (85):

أما قول الإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالى بفساد الصوم عند وصول الدواء الرطب إلى الدماغ بمداواة الآمة، فقد خالفه صاحباه القاضي أبو يوسف و محمد و أبو جعفر الطحاوي رحمهم الله تعالى، وقد علل مشايخ الحنفية قول الإمام أبي حنيفة بأن بين الدماغ والحلق مسلكا، فما يصل إلى الدماغ من شيئ رطب كزيت وسمن يصل إلى الحلا، فعلم بهذا التعليل أن جوف الدماغ ليس بجوف معتبر في نفسه عندهم، وإنما اعتبروا الواصل إليه مفطراً بناءً على أن بين الدماغ والحلق مسلكاً، ولعل رأيهم هذا يعتمد على الطب القديم، أما الطب الحديث فينكر وجود أى منفذ أو مسلك بين جوف الدماغ والحلق إلا في حالة كسر في قاع الجمجمة.

ضابط المفطرات (ص:95):

وأما قولهم بفساد الصوم إذا دخل شيئ إلى الدماغ فهو أيضاً مبني على أن بينه وبين الحلق مسلكاً أنه جوف معتبر في نفسه، كما مر من تصريح العلامة ابن نجيم في البحر الرائق بقوله: "وفي التحقيق أن بين الجوفين (جوف الرأس وجوف البطن) منفذاً أصلياً، فما وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن"

ومفهومه: أن كل عضو مجوف لم يكن بينه وبين جوف البطن منفذ لم يفسد الصوم بدخول شئي إليه.

فعلى هذا لو لم يثبت المسلك بين جوف الدماغ والحلق المسلك كما يقول الأطباء المعاصرون، لا

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

يفسد الصوم بمداواة الآمة عند الإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالى أيضاً، كما تقدم من تصريح الإمام السرخسي رحمه الله تعالى.

ضابط المفطرات (113):

النظر الطبي في مذهبهم (أي الحنفية):

لا إشكال في مذهبهم في اعتبارهم الفم، والأنف، والدبر، والجائفة، والثقبة؛ لأن نفوذ كل منها إلى الجوف المعتبر ظاهر.

وأما اعتبار الآمة عند أبي حنيفة وعامة المشايخ، وقبل المرأة عند المشايخ، والأذن عند جميع الحنفية والإحليل عند أبي يوسف، ففيه إشكال من حيث الطب الحديث فإنه ينكر نفوذها إلى الحلق أو المعدة أو الأمعاء كما صرح به الدكتور محمد علي البار في بحثه الطبي..... والدكتورة نكهت أنور في رسالتها... ولعل الفقهاء رحمهم الله تعالى اعتمدوا فيها على الطب في عصورهم.

والأصول الثلاثة التي ذكرناها في أول هذا الفصل عن المذاهب الأربعة تقتضي أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أيضاً على أصل مذهب الحنفية بالاتفاق إن اتفقت الأطباء المعاصرون على عدم نفوذها إلى الحلق والمعدة والأمعاء، وأن لا يفسد الصوم بمداواة الآمة، والإقطار في قبل المرأة، والأذن، والإحليل عند جميعهم بالتفصيل التالي:-

أما الآمة فلأن الدواء منها يصل إلى الدماغ، لا إلى الحلق لعدم المسلك بينهما، إلا إذا حدث كسر في قاع الجمجمة، فحينئذٍ يمكن أن يصل منه إلى الأنف ومنه إلى البلعوم الأنفي والحلق، وهو مفاد ما ذكره الدكتور علي البار في بحثه الطبي (ص:9) فيفطر، ومر بيانه في بحث الجوف.

قرارات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي 1-174 (ص:152):

قرار رقم: 93 (10/1) بشأن المفطرات في مجال التداوي، مجلة المجمع (ع 10، ج ص)

إن مجلس مجمع الفقه الإسلامي المنعقد في دورة مؤتمره العاشر بجدة في المملكة العربية السعودية خلال الفترة من 23-28 صفر 1418هـ الموافق 28- حزيران (يونيو) - 3 تموز (يوليو) 1997م، بعد اطلاعه على البحوث المقدمة في المجمع بخصوص موضوع المفطرات في مجال التداوي، والدراسات والبحوث والتوصيات الصادرة عن الندوة الفقهية الطبية التاسعة التي عقدتها المنظمة الإسلامية للعلوم الطبية، بالتعاون مع المجمع وجهات أخرى، في الدار البيضاء بالمملكة المغربية في الفترة من 9-12 صفر 1418هـ الموافق 14-17 حزيران (يونيو) 1997م، واستماعه للمناقشات التي دارت حول الموضوع بمشاركة الفقهاء والأطباء، والنظر في الأدلة من الكتاب والسنة، وفي كلام الفقهاء، قرر ما يلي:

أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات: .... 16- دخول أي أداة أو مواد علاجية إلى الدماغ أو النخاع الشوكي.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دارالافتاء جامعۃ الرشید

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63346/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا کان جوفِ معتبر ہے؟

فتاویٰ میں کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر رکھا ہے کہ کان سے دماغ کا منفذ ہے اور وہاں سے دواء معدہ تک پہنچتی ہے۔(امداد الفتاویٰ:2/178، فتاویٰ رحیمیہ:7/246) جبکہ جدید تحقیق کے مطابق ایسا کوئی منفذ نہیں ہے تو کیا کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

دوسرا پہلو یہ ہے کہ کان اور حلق کے درمیان کوئی منفذ ہے یا نہیں؟ تو جدید طبی تحقیق کے مطابق کان کے اندر ایک پردہ موجود ہے ،اگر وہ سالم ہے تو اس سے کوئی چیز آگے نہیں جاسکتی البتہ مسامات میں جذب ہو جاتی ہے۔اور اگر پردہ سالم نہ ہو تو چونکہ اس کے آگے 3mm کی باریک نالی موجود ہے جس سے بہت ہی قلیل مقدار کا حلق میں پہنچنے کا امکان ہے۔تو اس صورت میں روزہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ کان اور دماغ کے درمیان، اور دماغ اور پیٹ کے درمیان منفذ موجود ہے جس کی وجہ سے کان میں ڈالی جانے والی دوا پیٹ میں پہنچ جاتی ہے، اس لیے کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن دوسری طرف فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے مسائل میں لکھا ہے کہ بچے کے کان میں دودھ کے قطرے ڈالنے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ کان سے دماغ کا سوراخ بہت تنگ ہے، اس لیے دودھ کا دماغ میں پہنچنا مشکل ہے۔یہ بات روزے کے باب میں ذکر کی گئی بات کے معارض ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں رضاعت کے باب میں فقہائے کرام کی اس تعلیل پر اشکال کیا ہے اور لکھا ہے کہ "کان مین دوا ڈالنے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہونے کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ کان سے دماغ کا سوراخ تنگ ہے اور دماغ تک دوا نہیں پہنچتی، اس لیے کہ اگر حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے تو پھر روزے کے باب میں کیوں اس کو مفسد شمار کیا ہے اور کان کے ذریعے دماغ تک دوا پہنچنے کا قول اختیار کیا ہے؟ چنانچہ ان کے نزدیک حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس سے بچے کے جسم کو نشوونما نہیں ملتی جو کہ حرمتِ رضاعت ثابت ہونے کے لیے ضروری ہے، بخلاف روزے کے کہ اس میں یہ شرط نہیں ہے۔)

لیکن حقیقت یہ ہے کہ دماغ اور کان سے جوفِ بطن تک جو نالی جاتی ہے وہ ایک ہی ہے اور جدید طبی تحقیق کے مطابق وہ آنکھ کی نالی (جس کو فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے "مسام" قرار دیا ہے۔ کما مر) سے چھوٹی ہے۔ نیز جدید طبی تحقیق کے مطابق کان سے دماغ اور دماغ سے پیٹ کے درمیان بھی کوئی منفذ نہیں۔اس لیے مذکورہ تفصیل اور اصول کا تقاضا یہ ہے کہ کان میں دوا وغیرہ ڈالنے سے اس

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

بنیاد پر روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ وہ دوا وغیرہ کان کے راستے سے دماغ اور دماغ سے پیٹ میں پہنچتی ہے۔ کیونکہ جب دماغ سے پیٹ تک کوئی منفذ نہیں تو گویا کہ کان سے پیٹ تک بھی کوئی منفذ نہیں۔

جہاں تک کان اور حلق کے درمیان منفذ کی بات ہے تو طبی تحقیق کے مطابق کان اور حلق کے درمیان ایک پردہ ہے، جب تک وہ پردہ سالم رہتا ہے تو کان میں جانے والی چیز حلق میں نہیں پہنچتی، اس لیے عام حالات میں کان کے اندر دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر وہ پردہ سالم نہ ہو تو پھر چونکہ کان میں ڈالی جانے والی دوا وغیرہ حلق میں پہنچتی ہے، اس لیے اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اگرچہ حلق میں پہنچنے والی دوا وغیرہ بہت ہی کم مقدار میں ہو۔

المبسوط للسرخسي كتاب الصوم (121/3):

والإقطار في الأذن كذلك يفسد؛ لأنه يصل إلى الدماغ، والدماغ أحد الجوفين.

المبسوط للسرخسي، كتاب الرضاع (245/5):

فأما الإقطار في الأذن لا يوجب الحرمة؛ لأن الظاهر أنه لا يصل إلى الدماغ لضيق ذلك الثقب.

تحفة الفقهاء (355/1):

ولو وصل إلى جوف الرأس بالإقطار في الأذن أو السعوط أو إلى البطن بالاحتقان يفسد صومه؛ لأنه يصل إلى جوفه بالحقنة وكذا بالسعوط، والإقطار في الأذن؛ لأن جوف الرأس له منفذ إلى البطن.

بدائع الصنائع، كتاب الرضاع (9/4):

وأما الإقطار في الأذن فلا يحرم؛ لأنه لا يعلم وصوله إلى الدماغ لضيق الخرق في الأذن.

فتح القدير (456/3):

والإقطار في الإحليل غاية ما يصل إلى المثانة فلا يتغذى به الصبي، وكذا في الأذن لضيق الثقب، وفيه نظر لتصريحهم بالفطر بإقطار الدهن في الإذن لسريانه فيصل إلى باطنه ولا يمنعه ضيق، والأوجه كونه ليس مما يتغذى به وينبت وإن حصل به رفق من ترطيب ونحوه، والمفسد في الصوم لا يتوقف عليه كما في الحصى والحديد.

ضابط المفطرات (16-115):

النظر الطبى فى مذهبهم (أى الحنفية):

..... والأصول الثلاثة التى ذكرناها فى أول هذا الفصل عن المذاهب الأربعة تقتضى أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أيضاً على أصل مذهب الحنفية بالاتفاق إن اتفقت الأطباء المعاصرون على عدم نفوذها إلى الحلق والمعدة والأمعاء، وأن لا يفسد الصوم بمداواة الآمة، والإقطار فى قبل المرأة، والأذن، والإحليل عند جميعهم بالتفصيل التالي:-..........

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

وأما الأذن فلأن الدواء، أوالماء أوالدهن ونحوها لا تصل بالإقطار فيها إلى الحلق إذا كانت طبلة الأذن سليمة غير مخرومة؛ لأن فتحة الأذن ليست بنافذة إلى الحلق، لا مباشرة ولا بواسطة قناة أو جوف آخر، إلا إذا كانت الطبلة مخرومة.

وإيضاحه: أن الأذن ثلاثة أقسام: (1) الأذن الخارجية (2) والأذن الوسطى (3) والأذن الداخلية. والطبلة حاجزة بين الأذن الخارجية والوسطى، وهي (أي الطبلة) غشاء مثل الجلد تماماً في تركيبها، ومايقطر في الأذن الخارجية لا يصل إلى الاذن الوسطى إلا بتشرب المسام إذا كانت الطبلة سليمة غير مخرومة، فلا يصل إلى الحلق.

وأما إذا كانت الطبلة مخرومة فإن السوائل قد يصل منها شيئ يسير إلى الأذن الوسطى، ومنها عبر القناة السمعية البلعومية (قناة استاكيوس) إلى البلعوم الأنفي، ومنه إلى الحلق، كما فصله الدكتور محمد على البار في بحثه،ص: 13-14-43، فحينئذٍ يكون ذلك سبباً للإفطار وإفساد الصوم.

قرارات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي 1-174 (ص: 152)

قرار رقم: 93 (10/1) بشأن المفطرات في مجال التداوي، مجلة المجمع (ع 10، ج ص):

.........الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:

1- قطرة العين، أو قطرة الأذن، أو غسول الأذن، أو قطرة الأنف، أو بخاخ الأنف، إذا اجتنب ابتلاع مانفذ إلى الحلق.

حوالہ نمبر: 39/6570	فتویٰ نمبر: 63347/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا حلق جوفِ معتبر ہے؟

کیا حلق بذاتِ خود جوف ہے یا معدہ کا براہِ راست منفذ ہونے وجہ سے جوفِ معدہ کے تابع ہے؟

اگر یہ منفذ ہے تو منفذ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی دوا صرف حلق تک جائے اور نیچے معدہ تک نہ پہنچے تو کیا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی گوشت کے ٹکڑے کو ایک تاگہ میں باندھ کر نگل جائے اور پھر معدہ میں پہنچنے سے پہلے کھینچ لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا (بدائع، فصل فی ارکان الصیام) یا جس طرح مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے احسن الفتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ "خون اگر حلق میں گیا مگر پیٹ میں نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹا"۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۴۴۷)

یا حلق کو جوف شمار کر کے دوا کے حلق میں داخل ہو جانے پر روزہ فاسد ہونے کا حکم ہو جائے گا؟ جیسا کہ گلے کے معائنہ کے لیے آلہ میں جیلی لگا کر داخل کی جاتی ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

الجواب حامداً ومصلیاً

فقہی عبارات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "حلق" بذاتِ خود جوف نہیں ہے، بلکہ معدے کا براہِ راست منفذ ہونے کی وجہ سے اس کے تابع ہے۔ البتہ "حلق" کے بارے میں استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تحقیق ذرا مختلف ہے۔ حضرت استاذِ محترم دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی وقیع کتاب "ضابط المفطرات" میں "معدہ" اور "آنتوں" کے علاوہ "حلق" کو بھی "جوفِ اصلی" قرار دیا ہے۔ حضرت دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

حاصل مذہبهم (أي الحنفية) في الجوف:

أن الجوف المعتبر في نفسه عند الحنفية هي المعدة، والحلق، والأمعاء..... وأما الأجواف الأخر التي توجد في باطن الجسم فما كان له مسلك إلى أحد هذه الثلاثة –بحيث إذا وصل شيئ من الخارج إلى هذا الجوف، وصل إلى أحد هذه الثلاثة عادةً– يأخذ حكمها، و ما لا فلا.............. الخ (ضابط المفطرات، ص:94)

لیکن عربی کتبِ فقہ وفتاویٰ اور اردو فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ "حلق" جوفِ اصلی نہیں ہے۔ بلکہ اس پر "جوف" کا اطلاق جوفِ بطن کے تابع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے؛ کیونکہ حلق میں جو چیز جاتی ہے وہ عادۃً معدے میں پہنچ ہی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ "امداد المفتین" میں (یہ فتویٰ امداد الفتاویٰ میں بھی چھپا ہے) انجکشن کے بارے میں ایک فتویٰ کے ضمن میں لکھتے ہیں:-

"اگر خود جوفِ بدن میں کسی چیز کا پہونچنا مفسد ہوتا تو خود پیشاب گاہ بھی ایک جوف ہے، اور مثانہ تو بدرجۂ اولیٰ جوف ہے، کان اور حلق بھی جوف ہیں، ان میں پہونچنا بلا خلاف مفسدِ صوم ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مطلقاً جوفِ بدن میں مفطر چیزوں کا پہونچنا مفطرِ صوم نہیں، بلکہ خاص جوفِ دماغ اور جوفِ بطن مراد ہیں، بلکہ جوفِ دماغ بھی اس میں اصل نہیں، وہ بھی اس وجہ سے لیا گیا ہے کہ جوفِ دماغ میں پہونچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوفِ معدہ میں پہونچ جانا عادتِ اکثریہ ہے، جیسا کہ صاحب بحر کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے۔ قال في البحر: والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فما وصل إلى جوف الرأس وصل إلى جوف البطن، من الشامي، ص 106، ج 2۔ اس عبارت میں اس مقصد کی بالکل تصریح ہوگئی کہ جوف سے مراد صرف جوفِ بطن ہے، اور جوفِ دماغ سے چونکہ جوفِ بطن میں پہونچنا لازمی ہے، اس لیے اس میں پہونچنے کو بھی تبعاً لجوف المعدہ مفسد قرار دیا ہے" ------ الخ (امداد الفتاویٰ: 2/77-176۔ امداد المفتین، ص:412)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

البتہ بعض فقہی عبارات میں "حلق" میں کسی چیز کے داخل ہونے یا نہ ہونے پر فسادِ صوم یا عدمِ فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے، ان سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ "حلق" مستقل جوف ہے۔ لیکن چونکہ فقہاء کی عبارات اس بارے میں صریح ہیں کہ صرف "حلق" تک کوئی چیز پہنچ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے تطبیق کے لیے ان بعض عبارات میں "دخولِ حلق" سے مراد دخول الی الباطن ہوگا یعنی کہ حلق سے اندر داخل ہو جائے یا دخول کا مظنہ پیدا ہو جائے جو کہ جوف یعنی معدے میں داخل ہونے کو مستلزم ہے۔

اس تطبیق کا ایک قرینہ یہ ہے کہ جن عبارات میں "حلق" پر فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے وہاں "دخولِ حلق" کا ذکر ہے، یعنی کہ شیٔ مفطر حلق کے اندر داخل ہو جائے، اور حلق کے اندر داخل ہونا مستلزم ہے معدے تک پہنچنے کو، لہٰذا ان عبارات میں فساد کا حکم "حلق" تک شیٔ مفطر کے پہنچنے کی وجہ سے نہیں لگایا گیا، بلکہ حلق کے راستے سے معدے تک پہنچنے کی وجہ سے فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے۔ اور جن عبارات میں "حلق" پر عدمِ فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے، ان میں "وصول إلی الحلق" کا ذکر ہے، جو کہ وصول الی المعدہ کو مستلزم نہیں، یعنی کہ شیٔ مفطر صرف حلق تک پہنچ جائے، اندر داخل نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

چنانچہ:

- "تنویر الابصار" کی ایک عبارت میں جہاں "دخول دم الاسنان الحلقَ" پر عدمِ فسادِ صوم کا حکم لگایا ہے، وہاں علامہ حصکفی اور علامہ شامی رحمہما اللہ کو "دخول" کی تاویل "وصول الی الحلق" سے کرنی پڑی، کہ صرف "وصول الی الحلق" مفسد نہیں، بلکہ "دخولِ حلق" جو کہ "وصول الی الجوف" کو مستلزم ہے، مفسد ہے۔ علامہ حصکفیؒ اور علامہ شامیؒ کی یہ تاویل اوپر ذکر کردہ تطبیق پر واضح قرینہ ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں عبارت نمبر 3،4)
- اسی طرح "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ: "اگر کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی ڈالتے ہوئے پانی حلق سے آگے چلا جائے اور جوف کے اندر داخل ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔" علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فسادِ صوم کا حکم لگانے کے لیے "حلق" میں پانی اندر جانے کا ذکر کر کے یہ بتا دیا کہ روزہ ٹوٹنے کی وجہ اور بنیاد "دخول الی الجوف" ہے، نہ کہ محض "حلق" تک پہنچنا۔ (ملاحظہ فرمائیں عبارت نمبر:5)

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں گلے کے معائنے کے لیے کسی آلہ میں جیلی لگا کر گلے میں داخل کرانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ جیلی ایسی ہو کہ گلے میں داخل کرانے سے اس کے کچھ اجزاء ٹوٹ کر یا لعاب ملنے کی وجہ سے نرم ہو کر پیٹ میں پہنچتے ہوں یا پہنچنے کا مظنہ پیدا ہوتا ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر اس آلہ یا جیلی پر کوئی دوا لگائی گئی ہو اور وہ دوا پیٹ میں پہنچتی ہو تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ملاحظہ فرمائیں عبارت نمبر:6،7،8)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

(1) المبسوط للشيباني (201/2):

قلت فإن تمضمض رجل في شهر رمضان فسبقه الماء فدخل حلقه قال عليه قضاء ذلك اليوم إذا كان ذاكرا لصومه فإن كان ناسيا لصومه فلا شيء عليه. محمد عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم بذلك.

(2) المبسوط للسرخسي (167/3):

قال: وإذا ذاق الصائم بلسانه شيئا ولم يدخل حلقه لم يفطر لأن الفطر بوصول شيء إلى جوفه ولم يوجد والفم في حكم الظاهر. ألا ترى أن الصائم يتمضمض فلا يضره ذلك؟ ويكره له أن يعرض نفسه لشيء من هذا لأنه لا يأمن أن يدخل حلقه بعد ما أدخله فمه فيحوم حول الحمى قال صلى الله عليه وسلم: "فمن رتع حول الحمى يوشك أن يقع فيه".

(3) الدر المختار (396/2):

(أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه) يعني ولم يصل إلى جوفه، أما إذا وصل فإن غلب الدم أو تساويا فسد، وإلا لا، إلا إذا وجد طعمه، بزازية، واستحسنه المصنف وهو ما عليه الأكثر وسيجيء.

(4) حاشية ابن عابدين (396/2):

قوله (يعني ولم يصل إلى جوفه) ظاهر إطلاق المتن أنه لا يفطر وإن كان الدم غالبا على الريق وصححه في الوجيز كما في السراج وقال ووجهه أنه لا يمكن الاحتراز عنه عادة فصار بمنزلة ما بين أسنانه وما يبقى من أثر المضمضة كذا في إيضاح الصير في، آه. ولما كان هذا القول خلاف ما عليه الأكثر من التفصيل حاول الشارح تبعاً للمصنف في شرحه بحمل كلام المتن على ما إذا لم يصل إلى جوفه لئلا يخالف ما عليه الأكثر.

(5) بدائع الصنائع (91/2):

ولو تمضمض أو استنشق فسبق الماء حلقه ودخل جوفه، فإن لم يكن ذاكر الصومه لا يفسد صومه؛ لأنه لو شرب لم يفسد فهذا أولى وإن كان ذاكرا فسد صومه عندنا.

(6) الدر المختار (416/2):

(وكره) له (ذوق شيء و) كذا (مضغه بلا عذر) قيد فيهما، قاله العيني ككون زوجها أو سيدها سيء الخلق فذاقت، وفي كراهة الذوق عند الشراء قولان، ووفق في النهر بأنه إن وجد بدا ولم يخف غبنا كره وإلا لا وهذا في الفرض لا النفل كذا قالوا وفيه كلام لحرمة الفطر فيه بلا عذر على المذهب فتبقى الكراهة (و) كره (مضغ علك) أبيض ممضوغ ملتئم وإلا فيفطر.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

(7)حاشية ابن عابدين (416/2):

قوله (وكره مضغ علك) نص عليه مع دخوله في قوله وكره ذوق شيء ومضغه بلا عذر لأن العذر فيه لا يتضح فذكر مطلقا بلا عذر اهتماما، رملي. قلت: ولأن العادة مضغه خصوصا للنساء لأنه سواكهن كما يأتي فكان مظنة عدم الكراهة في الصيام لتوهم أن ذلك عذر، قوله (أبيض الخ) قيده بذلك لأن الأسود وغير الممضوغ وغير الملتئم يصل منه شيء إلى الجوف، وأطلق محمد المسألة، وحملها الكمال تبعا للمتأخرين على ذلك قال للقطع بأنه معلل بعدم الوصول، فإن كان مما يصل عادةً حكم بالفساد؛ لأنه كالمتيقن.

(8)قرارات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي 1-174(ص:152):

الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:..........

15-منظار المعدة إذا لم يصاحبه إدخال سوائل (محاليل) أو مواد أخرى.

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63348/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

ناک جوفِ معتبر ہے؟

ناک میں چھڑکی جانے والی دوا nasal spray / drops اور انہیلر کی ایک مقدار (dose) میں استعمال ہونے والی دوا کی مقدار 0.1ml سے بھی کم ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ حلق کے راستے کھانے کی نالی کے ذریعہ معدہ تک پہنچنے کا غالب احتمال ہے۔ کیونکہ nasal-spray کی صورت میں تقریباً ۵۰ فیصد دوا براہِ راست ناک کی شریانوں اور جھلی میں جذب ہوجاتی ہے جبکہ بقیہ ۵۰ فیصد معدہ تک پہنچ سکتی ہے۔ اسی طرح انہیلر کے ذریعے جو دوائی ڈالی جاتی ہے اس کا اصل مقصد دوائی کو سانس کی نالی اور پھیپڑوں تک پہنچانا ہوتا ہے، البتہ اس کا اکثر حصہ (50 سے 80 فیصد) حلق کے اوپر کے حصے (Oropharynx) میں جمع ہوجاتا ہے اور پھر اس 50 سے 80 فیصد دوا کے کچھ حصہ کا حلق کے راستے سے کھانے کی نالی کے ذریعے معدہ میں پہنچنے کا غالب احتمال ہے۔ تو کیا اس تفصیل کی روشنی میں روزہ کی حالت میں اس بنیاد پر انہیلر استعمال کرنا جائز ہے کہ اندر جانے والی دوا کی مقدار بہت قلیل ہے جیسے چائے کے چمچہ کا پچاسواں حصہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً باسم ملہم الصواب

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ روزے کی حالت میں اگر بلا اختیار دھواں حلق میں داخل ہوجائے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے، لیکن چونکہ اس سے بچنا مشکل ہے اس لیے استحساناً روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس لیے اگر کوئی شخص اپنے اختیار

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

سے دھواں (چاہے کسی بھی قسم کا ہو) حلق میں داخل کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اسی طرح روزے کی حالت میں قلیل مقدار، مثلاً دانتوں میں اٹکی ہوئی چنے کی مقدار سے کم چیز سے روزہ نہ ٹوٹنے کی علت فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے یہ ذکر فرمائی ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے۔ اس لیے اگر مذکورہ مقدار میں کوئی چیز دانتوں سے نکال کر پھر منہ میں ڈالی جائے یا ابتداءً اس قدر چیز منہ میں ڈالی جائے تو فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے اس کو مفسدِ صوم قرار دیا ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں صورتِ مسئولہ کا حکم واضح ہے کہ ناک میں چھڑکی جانے والی یا انہیلر کے ذریعے معدے میں پہنچنے والی دوا کو قلیل ہونے کی بنیاد پر معاف نہیں قرار دیا جاسکتا، اس لیے روزے کی حالت میں ناک میں کوئی دوا چھڑکنے یا انہیلر استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

الدر المختار (395/2):

(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) ولو ذاكرا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه، ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان ولو عودا أو عنبرا لو ذاكرا لإمكان التحرز عنه فليتنبه له كما بسطه الشرنبلالي.

حاشية ابن عابدين (395/2):

قوله (استحسانا) وفي القياس يفسد أي بدخول الذباب لوصول المفطر إلى جوفه وإن كان لا يتغذى به كالتراب والحصاة، هداية، قوله (لعدم إمكان التحرز عنه) فأشبه الغبار والدخان لدخولهما من الأنف إذا أطبق الفم كما في الفتح وهذا يفيد أنه إذا وجد بدا من تعاطي ما يدخل غباره في حلقه أفسد لو فعل، شرنبلالية، قوله (ومفاده) أي مفاد قوله دخل أي بنفسه بلا صنع منه، قوله (إنه لو أدخل حلقه الدخان) أي بأي صورة كان الإدخال حتى لو تبخر ببخور فآواه إلى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه أفطر لإمكان التحرز عنه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله، إمداد، وبه علم حكم شرب الدخان.

المبسوط للشيباني (331/2):

قلت: أرأيت لو أن صائما ابتلع شيئا كان بين أسنانه؟ قال: ليس عليه القضاء. قلت: وإن كان سمسما بين أسنانه فابتلعها قال: لا قضاء عليه لأن ذلك مغلوب لا حكم له كالذباب، وإن تناول سمسما ابتداء أفطر.

الدر المختار (415/2):

(ولو) أكل لحما بين أسنانه (إن مثل حمصة) فأكثر (قضى فقط وفي أقل منها لا) يفطر (إلا إذا أخرجه) من فمه (فأكله) ولا كفارة لأن النفس تعافه (وأكل مثل سمسمة) من خارج (يقطع)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

حوالہ نمبر: 6570/39	فتویٰ نمبر: 63349/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا مقعد جوفِ معتبر ہے؟

کیا شرعی لحاظ سے بڑی آنت اور چھوٹی آنت بذات خود جوف ہے یا معدہ کے تابع ہو کر جوف ہے؟

اگر کوئی دوا پاخانہ کے راستے بڑی آنت میں داخل کی جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ جدید طب میں پائخانہ کے راستے سے علاج کی غرض سے دوائی کے قطرے یا جامد ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں جو معدہ تک نہیں پہنچتے بلکہ بڑی آنت تک پہنچتے ہیں جیسے suppositories or enema۔

واضح رہے کہ جو چیز بڑی آنت میں چلی جائے تو اس کا معدہ کی طرف جانا طبی لحاظ سے ممکن نہیں کیونکہ آنتوں سے معدہ تک پہنچنے میں اس دوا کو تقریباً بیس فٹ کا راستہ طے کرنا ہو گا جو کہ اس آنت کی قدرتی بناوٹ کے مطابق ممکن نہیں کیونکہ آنت کا کام کسی بھی چیز کو مقعد کی طرف دھکیلنا ہے نہ کہ اوپر کی طرف، لہٰذا دوا یا تو راستے میں ہی جذب ہو جاتی ہے یا پاخانہ کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

فقہائے کرام کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنتیں مستقل جوف ہے۔ عبارات میں اس بارے میں بڑی آنت اور چھوٹی آنتوں کے درمیان تفریق نہیں کی گئی۔ اس لیے اگر روزے کی حالت میں پاخانے کے راستے سے دوا وغیرہ آنتوں تک (جس کو کتبِ فقہ میں "موضع الحقنة" سے تعبیر کیا گیا ہے) پہنچائی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وضاحت:

"فتاویٰ دار العلوم دیوبند" میں مقعد کے اندر زخم یا بواسیر کے مسوں پر مرہم وغیرہ لگانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے روزہ نہ ٹوٹنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس جواب پر مفتی ظفیر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو حاشیہ تحریر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی ظفیر احمد صاحب رحمہ اللہ کی رائے میں پاخانے کی جگہ سے دوا وغیرہ اندر داخل کرنے میں بھی معدے تک پہنچنے کا اعتبار ہے۔ ہم پہلے وہ سوال وجواب اور حاشیہ نقل کرتے ہیں، اس کے بعد اس سے متعلق اپنی رائے لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
ALMUFTI ONLINE المفتی آن لائن

ويكفر في الاصح (إلا إذا مضغ بحيث تلاشت في فمه) إلا أن يجد الطعم في حلقه كما مر، واستحسنه الكمال قائلا" وهو الأصل في كل قليل مضغه".

حاشية ابن عابدين (415/2):

قوله (إن مثل حمصة) هذا ما اختاره الصدر الشهيد، واختار الدبوسي تقديره بما يمكن أن يبتلعه من غير استعانة بريق واستحسنه الكمال لأن المانع من الإفطار ما لا يسهل الاحتراز عنه وذلك فيما يجري بنفسه مع الريق لا فيما يتعمد في إدخاله اه، قوله (لأن النفس تعافه) فهو كاللقمة المخرجة وقدمنا عن الكمال أن التحقيق تقييد ذلك بكونه ممن يعاف ذلك، قوله (إلا إذا مضغ الخ) لأنها تلتصق بأسنانه فلا يصل إلى جوفه شيء ويصير تابعا لريقه، معراج، قوله (كما مر) أي عند قوله أو خرج دم بين أسنانه، قوله (وهو) أي وجود الطعم في الحلق، قوله (في كل قليل) في بعض النسخ "في كل شيء"، والأولى أولى وهي الموافقة لعبارة الكمال.

الفتاوى الهندية (1/03-202):

وإن أكل ما بين أسنانه لم يفسد إن كان قليلا وإن كان كثيرا يفسد، والحمصة وما فوقها كثير وما دونها قليل وإن أخرجه وأخذه بيده ثم أكل ينبغي أن يفسد كذا في الكافي وفي الكفارة أقاويل، قال الفقيه رحمه الله تعالى والأصح أنه لا تجب الكفارة كذا في الخلاصة. وإذا ابتلع سمسمة بين أسنانه لا يفسد صومه لأنه قليل، وإن ابتلع من الخارج يفسد، وتكلموا في وجوب الكفارة والمختار أنها تجب إذا ابتلعها ولم يمضغها كذا في الغياثية وفتاوى قاضي خان وهو الأصح كذا في محيط السرخسي، وإن مضغها لا يفسد إلا أن يجد طعمها في حلقه وهذا حسن جدا فليكن الأصل في كل قليل مضغه كذا في فتح القدير.

حاشية ابن عابدين (396/2):

قوله (أو بقي بلل في فيه بعد المضمضة) جعله في الفتح و البدائع شبيه دخول الدخان والغبار ومقتضاه أن العلة فيه عدم إمكان التحرز عنه، وينبغي اشتراط البصق بعد مج الماء لاختلاط الماء بالبصاق فلا يخرج بمجرد المج، نعم! لا يشترط المبالغة في البصق بعده لأن الباقي بعده مجرد بلل ورطوبة لا يمكن التحرز منه. وعلى ما قلنا ينبغي أن يحمل قوله في البزازية: إذا بقي بعد المضمضة ماء فابتلعه بالبزاق لم يفطر لتعذر الاحتراز فتأمل.

بدائع الصنائع (90/2):

ولو دخل الذباب حلقه لم يفطره لأنه لا يمكنه الاحتراز عنه فأشبه الناسي ولو أخذه فأكله فطره لأنه تعمد أكله وإن لم يكن مأكولا كما لو أكل التراب ولو دخل الغبار أو الدخان أو الرائحة في حلقه لم يفطره لما قلنا وكذا لو ابتلع البلل الذي بقي بعد المضمضة في فمه مع البزاق أو ابتلع البزاق الذي اجتمع في فمه لما ذكرنا.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

"سوال: اگر روزہ دار روزہ کی حالت میں مقعد ومبرز کے اندر زخم میں اور بواسیر کے مسوں کے زخم میں مرہم یا تیل انگلی سے اندر لگاوے یا اندر سے خوب دھوے تو روزہ صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: روزہ اس کا صحیح ہے۔ مگر احتیاط بہتر ہے۔"

حاشیہ از مفتی ظفیر الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

"(أو أدخل إصبعه اليابسة فيه) أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد الخ، ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد (در مختار) قوله (ولو مبتلة فسد) لبقاء شيئ من البلة في الداخل، وهذا لو أدخل الأصبع إلى موضع الحقنة. (رد المحتار، باب مايفسد الصوم وما لا يفسده، ج:2، ص:135، ط.س.ج:2، ص:397)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں اگر اندر اس حد تک دواء پہنچ جائے یا پانی جہاں سے معدہ اسے جذب کرلیتا ہے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اسی وجہ سے حضرت مفتی علام رحمہ اللہ نے احتیاط کو بہتر کہا ہے، اس لئے کہ اس کا لحاظ وخیال ہر شخص کے لئے ممکن نہیں۔ واللہ اعلم 12۔ ظفیر" (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: 6/ 260)

ہماری رائے:

ہمارے خیال میں -واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب- مفتی ظفیر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے جواب کی جو توجیہ بیان فرمائی ہے اور روزہ ٹوٹنے کا مدار معدے تک تری وغیرہ پہنچنے کو بنایا ہے، یہ درست نہیں۔ کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے روزہ ٹوٹنے کا مدار اس کو نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے مطلقاً "موضعِ حقنہ" تک دوا وغیرہ پہنچنے پر روزہ ٹوٹنے کا حکم لگایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک آنتیں مستقل جوف ہیں، اور جوفِ معدہ کے تابع نہیں ہیں۔ لہٰذا اگر آنتوں میں کوئی چیز پہنچے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ معدے تک پہنچنا ضروری نہیں۔

جہاں تک حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے جواب کا تعلق ہے تو اس میں روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مقعد کے راستے سے داخل ہونے والی دوا وغیرہ اس جگہ تک بہت کم پہنچتی ہے جہاں پہنچنے سے روزہ ٹوٹتا ہے، یعنی "موضعِ حقنہ"۔ لہٰذا حضرت مفتی صاحب نے دوا وغیرہ کے اکثر اس جگہ تک نہ پہنچنے کو اصل بناکر روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم لگایا، اور فی نفسہ اس مقام تک دوا وغیرہ پہنچنے کے امکان کی وجہ سے احتیاط کا حکم بھی بیان کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

+0221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

المبسوط للسرخسي (121/3):

والحقنة تفطر الصائم لوصول المفطر إلى باطنه وهذا بخلاف الرضيع إذا احتقن بلبن امرأة لا يثبت به حرمة الرضاع إلا في رواية شاذة عن محمد رحمه الله تعالى لأن ثبوت حرمة الرضاع بما يحصل به إنبات اللحم وإنشاز العظم وذلك بما يحصل إلى أعالي البدن لا إلى الأسافل فأما الفطر يحصل بوصول المفطر إلى باطنه لانعدام الامساك به.

الدر المختار (397/2):

(أو أدخل عودا) ونحوه (في مقعدته وطرفه خارج) وإن غيبه فسد.... (أو أدخل إصبعه اليابسة فيه) أي دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد، ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد، وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا، ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد، وهذا قلما يكون، ولو كان فيورث داء عظيما.

حاشية ابن عابدين (397/2):

قوله (وإن غيبه) أي غيب الطرفين أو العود بحيث لم يبق منه شيء في الخارج..... قوله (أي دبره أو فرجها) أشار إلى أن تذكير الضمير العائد إلى المقعدة لكونها في معنى الدبر ونحوه وإلى أن فاعل أدخل ضمير عائد على الشخص الصائم الصادق بالذكر والأنثى، قوله (ولو مبتلة فسد) لبقاء شيء من البلة في الداخل وهذا لو أدخل الأصبع إلى موضع المحقنة كما يعلم مما بعده، .... وفي الفتح خرج سرمه فغسله فإن قام قبل أن ينشفه فسد صومه، وإلا فلا؛ لأن الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن يصل إلى الباطن بعود المقعدة. قوله (حتى بلغ موضع الحقنة) هي دواء يجعل في خريطة من أدم يقال لها المحقنة، مغرب، ثم في بعض النسخ المحقنة بالميم وهي أولى، قال في الفتح: "والحد الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة "اه، أي قدر ما يصل إليه رأس المحقنة التي هي آلة الاحتقان، وعلى الأول فالمراد الموضع الذي ينصب منه الدواء إلى الأمعاء.

البحر الرائق (253/1):

فالأولى أن يقعد مسترخياً كل الاسترخاء إلا أن يكون صائما وكان الاستنجاء بالماء ولا يتنفس إذا كان صائما ويحترز من دخول الاصبع المبتلة كل ذلك يفسد الصوم. وفي كتاب الصوم من الخلاصة إنما يفسد إذا وصل إلى موضع المحقنة وقلما يكون ذلك، آه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص:447):

قوله (أو أدخل إصبعه مبلولة الخ) فلو لم تكن مبلولة لا يجب القضاء أفاده السيد، والظاهر أن الإدخال لا يفسد إلا إذا وصل إلى محل الحقنة ، قوله (والحد الفاصل) أي في الإفطار بالواصل إلى.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75950
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

الدبر، قوله (قدر المحقنة) أي قدر ما تأخذ من المحل الذي تصل إليه، قوله (وقلما يكون ذلك) ويورث داء عظيما، قوله (ولو خرج سرمه) في القاموس السرم بالضم مخرج الثفل وهو طرف المعا المستقيم، قوله (لزوال الماء الذي اتصل به) لأن الماء اتصل بظاهره ثم زال قبل أن يصل إلى الباطن كذا في الشرح، قوله (مبلولة بماء أو دهن) وإن لم تكن مبتلة لا يفسد صومها، قوله (لما ذكرنا) أي من شبهه بالحقنة حكما).

ضابط المفطرات (ص:94):

حاصل مذهبهم (أي الحنفية) في الجوف:
أن الجوف المعتبر في نفسه عند الحنفية هي المعدة، والحلق، والأمعاء.

ضابط المفطرات (ص:113):

النظر الطبي في مذهبهم (أي الحنفية):
لا إشكال في اعتبارهم الفم والأنف والدبر والجائفة والثقبة؛ لأن نفوذ كل منها إلى الجوف المعتبر ظاهر.

حوالہ نمبر: 6570/39	فتوی نمبر: 63350/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا پیشاب کی نالی جوفِ معتبر ہے؟

اگر پیشاب کی نالی میں کوئی دوا داخل کی گئی تو کیا اس بنا پر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ مثانہ جوف معتبر یعنی جوفِ معدہ اور آنت (alimentary canal) میں شامل نہیں ہے اور مثانہ جوف معدہ اور آنت کے درمیان کوئی منفذ بھی نہیں ہے، جیسا کہ امام صاحب رحمہ اللہ کی ایک روایت ہے (البحر الرائق) اور موجودہ طبی تحقیق بھی یہی بتاتی ہے۔

یا مثانہ مستقل ایک جوف ہے اس لیے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً باسم ملہم الصواب

پیشاب کی نالی میں دوا غیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے مسئلے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اور حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ مشائخ حنفیہ رحمہم اللہ تعالی نے مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہونے یا نہ ہونے کو اس اختلاف کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اور "تبیین الحقائق" میں منفذ نہ ہونے کو ترجیح دی ہے اور اس کو اطباء کا قول قرار دیا ہے۔ جدید

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

طبی تحقیق بھی یہ ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ نہیں ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے قول کی مزید تائید ہوتی ہے، اس لیے پیشاب کی نالی میں دوا غیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

واضح رہے کہ مثانہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی مستقل جوف نہیں ہے۔ بعض حضرات نے اگرچہ ان کے اختلاف کی بنیاد اس کو قرار دیا ہے کہ ان کے نزدیک مثانہ مستقل جوف ہے، لیکن علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے اس قول کو "لیس بشیئ" کہہ کر رد کیا ہے۔

تبیین الحقائق (330/1):

قال رحمه الله (وإن أقطر في إحليله لا) أي لا يفطر سواء أقطر فيه الماء أو الدهن وهذا عند أبي حنيفة وقال أبو يوسف يفطره وهو رواية عن أبي حنيفة، ومحمد توقف فيه، وقيل هو مع أبي يوسف، والأظهر أنه مع أبي حنيفة، وهذا الاختلاف مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا، وهو ليس باختلاف على التحقيق، والأظهر أنه لا منفذ له، وإنما يجتمع البول فيها بالترشيح كذا يقول الأطباء، وهذا الاختلاف فيما إذا وصل إلى المثانة، وأما إذا لم يصل بأن كان في قصبة الذكر بعد لا يفطر بالإجماع، وبعضهم جعل المثانة نفسها جوفاً عند أبي يوسف، وحكى بعضهم الخلاف ما دام في القصبة وليسا بشيء .

شرح فتح القدير (344/2):

ولو أقطر إحليل لم يفطر عند أبي حنيفة، وقال أبو يوسف يفطر وقول محمد مضطرب فيه والإقطار في أقبال النساء قالوا أيضا هو على هذا الخلاف وقال بعضهم يفسد بلا خلاف لأنه شبيه بالحقنة قال في المبسوط وهو الأصح. قوله فكأنه وقع الخ يفيد أنه لا خلاف لو اتفقوا على تشريح هذا العضو فإن قول أبي يوسف بالإفساد إنما هو بناء على قيام المنفذ بين المثانة والجوف فيصل إلى الجوف ما يقطر فيها وقوله بعدمه بناء على عدمه والبول يترشح من الجوف إلى المثانة فيجتمع فيها أو الخلاف مبني على أن هناك منفذا مستقيما أو شبه الحاء فيتصور الخروج ولا يتصور الدخول لعدم الدافع الموجب له بخلاف الخروج وهذا اتفاق منهم على إناطة الفساد بالوصول إلى الجوف، ويفيد أنه إذا علم أنه لم يصل بعد بل هو في قصبة الذكر لا يفسد وبه صرح غير واحد. قال في شرح الكنز: وبعضهم جعل المثانة نفسها جوفاً عند أبي يوسف، وحكى بعضهم الخلاف مادام في قصبة الذكر وليسا بشيء اه.

بدائع الصنائع (93/2):

وأما الإقطار في الإحليل فلا يفسد في قول أبي حنيفة وعندهما يفسد قيل إن الاختلاف بينهم بناء على أمر خفي وهو كيفية خروج البول من الإحليل فعندهما أن خروجه منه لأن له منفذا،

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

عند جميعهم بالتفصيل التالى:-..... وأما الإحليل فقد قدمنا وجهه فى بحث "الجوف المعتبر"، وحاصله: أن ما يقطر فى الإحليل لا يصل إلا (إلى) المثانة، وهى جوف غير معتبر عند الحنفية، ولهذا لم يعتبر الإحليل أبو حنيفة وموافقوه.

حوالہ نمبر: 6570/39	فتوی نمبر: 63351/57	سائل: اسلامک میڈیکل لرزز ایسوسی ایشن	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: روزے کا بیان	باب: روزے کے مفسدات کا بیان		تاریخ: 11-05-2018

کیا زنانہ شرمگاہ جوفِ معتبر ہے؟

اگر خاتون کی فرجِ داخل یا رحم میں کوئی دوا داخل کی گئی تو کیا اس بنا پر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ فرج اور جوف معتبر یعنی جوفِ معدہ اور آنت (alimentary canal) کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے اور رحم جوف معتبر میں شامل نہیں ہے، یا رحم کو ایک مستقل جوف قرار دے کر اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

الجواب باسم ملہم الصواب

قدیم کتبِ فقہ میں زنانہ شرمگاہ میں دوا وغیرہ داخل کرنے کو مفسدِ صوم قرار دیا گیا ہے، اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ خواتین کے مثانے اور جوف کے درمیان منفذ ہے، اس لیے مثانے میں جانے والی دوا وغیرہ جوف تک پہنچ جاتی ہے۔ لیکن جدید طبی تحقیق کے مطابق خواتین کے مثانے اور جوف کے درمیان ایسا کوئی منفذ نہیں ہے۔ اگر اطباء اس تحقیق پر متفق ہوں تو اصول کا تقاضا یہ ہے کہ زنانہ شرمگاہ میں دوا وغیرہ داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ یہی حکم رحم کا ہے۔

بدائع الصنائع (93/2):

وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشايخنا: إنه يفسد صومها بالإجماع؛ لأن لمثانتها منفذاً فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن.

فتح القدير (344/2):

والإقطار في أقبال النساء قالوا أيضا هو على هذا الخلاف، وقال بعضهم يفسد بلا خلاف؛ لأنه شبيه بالحقنة، قال في المبسوط وهو الأصح.

النهر الفائق شرح كنز الدقائق (24/2):

قيد بالإحليل؛ لأن الإقطار في قبلها يفسد بلا خلاف في الأصح؛ لأنه شبيه بالحقنة.

الفتاوى الهندية (204/1):

الإقطار في أقبال النساء يفسد بلا خلاف وهو الصحيح هكذا في الظهيرية.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

فإذا قطر فيه يصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن وعند أبي حنيفة أن خروج البول منه من طريق الترشح كترشح الماء من الخزف الجديد فلا يصل بالإقطار فيه إلى الجوف والظاهر أن البول يخرج منه خروج الشيء من منفذه كما قالا. وروى الحسن عن أبي حنيفة مثل قولهما وعلى هذه الرواية اعتمد أستاذي رحمه الله، وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي وقول محمد مع أبي حنيفة.

ضابط المفطرات (86):

وأما قول الإمام أبي يوسف بفساد الصوم بالإقطار في الإحليل إذا وصل منه شيئ إلى المثانة، فهو مبنى أيضاً على رأيه أن بين المثانة والجوف مسلكاً، ولهذا خالفه الإمام أبو حنيفة، وقال: ليس بينهما مسلك فما يصل إلى المثانة لا يصل إلى الجوف فلا يفطر. والطب الحديث يوافق قول الإمام أبي حنيفة.

ضابط المفطرات ص:94):

حاصل مذهبهم (أي الحنفية) في الجوف:

قد وقع الاختلاف (بين) الإمام أبي حنيفة وصاحبه القاضي أبي يوسف - رحمهما الله تعالى - في المثانة إذا وصل إليها شيئ من الخارج، لا يفطر عند أبي حنيفة مع أنها عضو مجوف؛ لأنه لا مسلك منها إلى المعدة أو الأمعاء، وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى يفطر؛ لأن بينهما مسلكاً عنده، وأما ما قال بعضهم من أن الإمام أبا يوسف رحمه الله تعالى إنما قال بفساد الصوم إذا دخل شيئ المثانة؛ لأنها جوف معتبر في نفسها عنده فليس بشيئ، كما مر من تصريح العلامة المحقق ابن الهمام رحمه الله تعالى عن شرح الكنز.

ضابط المفطرات (113):

النظر الطبي في مذهبهم (أي الحنفية):

لا إشكال في مذهبهم في اعتبارهم الفم، والأنف، والدبر، والجائفة، والثقبة؛ لأن نفوذ كل منها إلى الجوف المعتبر ظاهر.

وأما اعتبار الآمة عند أبي حنيفة وعامة المشايخ، وقبل المرأة عند المشايخ، والأذن عند جميع الحنفية والإحليل عند أبي يوسف، ففيه إشكال من حيث الطب الحديث فإنه ينكر نفوذها إلى الحلق أو المعدة أو الأمعاء كما صرح به الدكتور محمد علي البار في بحثه الطبي..... والدكتورة نكهت أنور في رسالتها... ولعل الفقهاء رحمهم الله تعالى اعتمدوا فيها على الطب في عصورهم.

والأصول الثلاثة التي ذكرناها في أول هذا الفصل عن المذا هب الأربعة تقتضي أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أيضاً على أصل مذ هب الحنفية بالاتفاق إن اتفقت الأطباء المعاصرون على عدم نفوذ ها إلى الحلق والمعدة والأمعاء، وأن لا يفسد الصوم بمداواة الآمة، والإقطار في قبل المرأة، والأذن، والإحليل

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ضابط المفطرات (86):

وأما قول العلامة الكاسانی رحمه الله بما نصه: "وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشايخنا أنه يفسد صومها بالإجماع؛ لأن لمثانتها منفذا فيصل إلى الجوف" (بدائع الصنائع: 93/2) فهو أيضاً مبنی علی قيام المنفذ بين مثانتها وجوفها، كما صرح به نفسه، لا أنه جوف معتبر فی نفسه، والطب الحديث لا يفرق بين مثانة الرجل والمرأة، ويصرح أن لا منفذ بين مثانتها وجوفها كالرجل، كما صرحت به الدكتورة نكهت أنور فی رسالتها المذكورة آنفاً.

ضابط المفطرات (ص: 94):

وأما عد العلامة ابن عابدين - رحمه الله تعالى - الفرج الداخل من الجوف - كما مر في عبارته المارة برقم 11 - فلعدم الحاجز بينه وبين الجوف في رأيهم، كما صرح به نفسه، وهذا التعليل يقتضی أنه إن ثبت بينهم حاجز - كما يقول الأطباء المعاصرون - لم يكن فی حكمه.

وأما نقل الكاسانی رحمه الله تعالى عن المشايخ فساد الصوم بالإقطار في قبل المرأة فهو أيضاً مبنی علی قيام المسلك بين مثانتها وجوفها، كما صرح هو بنفسه في عبارته المارة برقم 6، لكن الطب الجديد لا يفرق بين مثانة الرجل والمرأة، ويصرح بعدم المسلك فيهما، فهذا يقتضی أن يكون حكم مثانة الرجل والمرأة واحداً عند هؤلاء المشايخ أيضاً، وهو عدم الفساد بالإقطار في إحليل المرأة والرجل؛ لانتفاء المبنی فی كليهما، وهو وجود المسلك.

ضابط المفطرات (ص: 113):

النظر الطبی فی مذهبهم (أی الحنفية):

لا إشكال في مذهبهم فی اعتبارهم الفم، والأنف، والدبر، والجائفة، والثقبة؛ لأن نفوذ كل منها إلى الجوف المعتبر ظاهر.

وأما اعتبار الآمة عند أبی حنيفة وعامة المشايخ، وقبل المرأة عند المشايخ، والأذن عند جميع الحنفية والإحليل عند أبی يوسف، ففيه إشكال من حيث الطب الحديث فإنه ينكر نفوذها إلى الحلق أو المعدة

أو الأمعاء كما صرح به الدكتور محمد علی البار فی بحثه الطبی..... والدكتورة نكهت أنور فی رسالتها... ولعل الفقهاء رحمهم الله تعالى اعتمدوا فيها على الطب فی عصورهم.

والأصول الثلاثة التي ذكرناها في أول هذا الفصل عن المذاهب الأربعة تقتضي أن لا تعتبر هذه المنافذ الأربعة أيضاً على أصل مذهب الحنفية بالاتفاق إن اتفقت الأطباء المعاصرون على عدم نفوذها إلى الحلق والمعدة والأمعاء، وأن لا يفسد الصوم بمداواة الآمة، والإقطار فی قبل المرأة، والأذن، والإحليل عند جميعهم بالتفصيل التالی:-......... وأما قبل المرأة فلأن الدواء منه إنما

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

يصل إلى الرحم او المثانة لا إلى الجوف المعتبر عند الحنفية، لعدم المنفذ بينها وبين المعدة والأمعاء على رأى الأطباء كما مر، وبناءً على هذا اعترض أبو على المسناوى رحمه الله على المشايخ المالكية القائلين بفساد الصوم بحقنة فى فرج المرأة، فقال: "إن فرج المرأة ليس متصلاً بالجوف فلا يصل منه شيئ إليه"، ووافقه الصاوى المالكى فى حاشيته على الشرح الصغير، وجعل فرج المرأة كالإحليل فى كونه منفذاً غير معتبر.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

عبد اللہ ولی غفر اللہ لہٗ

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

24/ شعبان المعظم /1439ھ

الجواب صحیح
محمد عفی عنہ
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی
۲۵/شعبان/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ ... عفی عنہ
۲۶/۸/۳۹ھ

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان
فتویٰ نمبر:
رمضان ۱۳۸۳

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

6570/39

بخدمت جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات اور مفتیانِ کرام پر مشتمل ایک جماعت IMLA کے عنوان سے کام کر رہی ہے جس کے قیام کا مقصد جدید طبی مسائل کی شرعی نقطہ نظر سے تحقیق، ترویج اور تطبیق ہے۔ دوران تحقیق روزہ کے فساد وعدم فساد کے لحاظ سے کچھ مسائل سامنے آئے جن میں جدید طبی تحقیقات اور قدیم فقہی عبارات میں موافقت نظر نہیں آسکی۔ اس کا مختصر بیان سوال کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان سوالات کے جوابات عنایت فرما کر مشکور اور ماجور ہوں۔

نوٹ: طبی حوالہ کے طور پر املا کے ڈاکٹر حضرات کا تیار کردہ ایک ڈاکومنٹ ساتھ منسلک ہے۔

املا کا تعارف اور سوال کا پس منظر

(۱) جوف معتبر کیا ہے؟

سوال (۱) فقہی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ بدنِ انسانی میں کسی چیز کے پہنچنے سے روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ وہ معتاد ذرائع (منفذ) سے بدن میں داخل ہو کر جوف معتبر تک پہنچے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہاں کونسا جوف مراد ہے؟

کیونکہ جوف کا اطلاق:

۱۔ اس جوف پر بھی ہوتا ہے جو سینے سے نیچے ہوتا ہے اور جس میں اعضائے رئیسہ مثلاً مثانہ، رحم، گردے وغیرہ قائم ہوتے ہیں یعنی abdominal cavity

۲۔ اس جوف کا اطلاق معدے اور آنتوں کے جوف (alimentary canal) پر بھی ہوتا ہے۔

۳۔ اس کے علاوہ مثانہ، گردے پھیپھڑے وغیرہ خود بھی مستقل جوف ہیں۔

(۲) جوف تک پہنچنے کی مقدار

سوال (۲) اگر کسی صورت میں دوا کی اکثر مقدار کا معدہ (جوف معتبر) سے پہلے پہلے جذب ہو جانا یقینی ہو، بہت معمولی مقدار کا معدہ تک پہنچنے کا احتمال ہو، تو کیا ایسی دواء کا دورانِ روزہ استعمال کرنا جائز ہے یا اسکی مقدار کی بھی کوئی حد بندی ہے۔ جیساکہ بعض عرب معاصر فقہائے کرام نے روزہ میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی صورت میں پانی کی بہت معمولی مقدار کے معدہ تک پہنچنے کو بنیاد بنا کر دوا کی اتنی ہی قلیل مقدار کو معفو عنہ قرار دیا ہے (موسوعۃ الفقہ الطب: 637/2)۔ اور قدیم فقہی عبارات میں دانتوں میں اٹکے ہوئے کھانے کا ذرہ کی چنے سے کم مقدار میں حلق میں جانے کو مفسد روزہ نہیں قرار دیا کہ اس سے احتراز متعسر (مشکل) ہے۔ (ردالمحتار ۷/ ۴۶۶ ، الھندیہ ۲۰۳/۱، فتح القدیر ۲/۳۳۳)

(۳) منافذِ جوف

سوال (۳) اتنی بات تو طے ہے کہ فسادِ صوم کے لیے ضروری ہے کہ دوا معتاد ذرائع (منفذ) سے بدن میں داخل ہو کر جوفِ معتبر تک پہنچے۔ اس لیے جن اعضا اور جوف کے درمیان کوئی معتاد راستہ موجود ہو، اور وہاں سے داخل ہونے والی چیز عموماً جوف تک پہنچ ہی جاتی ہو، فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان اعضاء کو بھی جوف کے تابع قرار دیا اور ان میں داخل ہونے والی چیز کو بھی مفطرِ صوم قرار دیا ہے۔ اب کونسا عضو جوف تک مسلک رکھتا ہے اور کس عضو اور جوف کے درمیان اس

دارالافتاء

درجہ کا تعلق نہیں اس مسئلہ کا تعلق طب اور میڈیکل سائنس سے ہے۔چنانچہ امام ابویوسف رحمہ اللہ اور طرفین کے نزدیک مثانہ میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کا اختلاف کی بنیاد اسی پر ہے کہ مثانہ اور جوف کے درمیان منفذ ہے یا نہیں۔(ضابط المفطرات:۱۶۳)

اب سوال یہ ہے کہ منفذ ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق میں فتوی کے لیے جدید تحقیق کو مدار بنایا جائے گا جیسا کہ قدیم فقہانے اپنے زمانہ کی طبی تحقیق کو مدار بنایا ہے یا فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے زمانہ کی طبی تحقیق کو ہی مدار بنیا جائے گا۔؟

(۴) نیز دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی چیز منفذ میں تو گئی لیکن جوف تک نہیں پہنچی تو روزہ برقرار رہے گا جیسا کہ مفتی رشید صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے" خون اگر حلق میں گیا مگر پیٹ میں نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹا " (احسن الفتاویٰ ۴/۴۴۷) یا منفذ کو جوف کے قائم مقام قرار دیا جائے گا

(۵) سوال(۴) جن چیزوں سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی نص میں صراحت آئی ہے وہ صورتِ منصوصہ کے ساتھ ہی خاص ہوگی یا معلول بہ علت ہوگی جیسا کہ آنکھ میں سرمہ ڈالنے کے جواز کو اسی تک محدود رکھا جائے گا یا اس پر دوائی کو قیاس کیا جائے گا یا مسواک کے ریشہ پر دوا کی قلیل مقدار کو قیاس کیا جائے گا؟

(۶) دماغ

سوال(۵) جدید طبی تحقیق کے مطابق دماغ کی بناوٹ اس طرح ہے کہ پہلے کھال اور چربی ہے اس کے بعد کھوپڑی کی ہڈی ہے پھر دو جھلیاں ہیں جن کے درمیان میں پانی ہے اس کے بعد دماغ کا گودا ہے۔ان میں کوئی بھی چیز کھل جائے وہاں سے حلق میں کوئی منفذ نہیں ہے۔(طبی حوالہ منسلک ہے)

چنانچہ اگر روزہ کی حالت میں سر کے زخم پر کوئی دوا لگائی جائے تو آیا اس جدید تحقیق کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ بحر اور بدائع کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں روزہ ٹوٹنے کا مدار اس دوا کا معدہ تک پہنچنا ہے؟(بحر ۲/۳۰۰، بدائع ۲/۲۴۳، مکتبہ رشیدیہ)

یا قدیم طبی تحقیق کے مطابق دماغ کو بھی جوف تسلیم کیا جائے گا جیسا کہ امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ رحیمیہ میں کیا ہے۔(امداد الفتاویٰ:178/2، فتاویٰ رحیمیہ:ص:263/7)۔

نیز اگر دماغ بذاتِ خود جوف ہے تو اس سے مراد دماغ کا گودا ہے یا جھلی یا اس کی کیا تشریح کی جائے گی؟

(۷) کان

سوال(۶) فتاویٰ میں کان میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر رکھا ہے کہ کان سے دماغ کا منفذ ہے اور وہاں سے معدہ تک پہنچتی ہے۔(امداد الفتاویٰ:178/2، فتاویٰ رحیمیہ:246/7) جبکہ جدید تحقیق کے مطابق ایسا کوئی منفذ نہیں ہے تو کیا کان میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

دوسرا پہلو یہ ہے کہ کان اور حلق کے درمیان کوئی منفذ ہے یا نہیں؟ تو جدید طبی تحقیق کے مطابق کان کے اندر ایک پردہ موجود ہے ،اگر وہ سالم ہے تو اس سے کوئی چیز آگے نہیں جاسکتی البتہ مسامات میں جذب ہوجاتی ہے۔اور اگر پردہ سالم نہ ہو تو چونکہ اس کے آگے mm3 کی باریک نالی موجود ہے جس سے بہت ہی قلیل مقدار کا حلق میں پہنچنے کا امکان ہے۔تو اس صورت میں روزہ کا کیا حکم ہے؟

دارالافتاء

⑧ حلق

سوال(۷) کیا حلق بذات خود جوف ہے یا معدہ کا براہ راست منفذ ہونے وجہ سے جوفِ معدہ کے تابع ہے؟

اگر یہ منفذ ہے تو منفذ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی دوا صرف حلق تک جائے اور نیچے معدہ تک نہ پہنچے تو کیا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی گوشت کے ٹکڑے کو ایک تاگہ میں باندھ کر نگل جائے اور پھر معدہ میں پہنچنے سے پہلے کھینچ لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا(بدائع، فصل فی ارکان الصیام) یا جس طرح مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے احسن الفتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ " خون اگر حلق میں گیا مگر پیٹ میں نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹا"۔(احسن الفتاویٰ ۴/۴۴۷)

یا حلق کو جوف شمار کر کے دوا کے حلق میں داخل ہو جانے پر روزہ فاسد ہونے کا حکم ہو جائے گا؟ جیسا کہ گلے کے معائینہ کے لیے آلہ میں جیلی لگا کر داخل کی جاتی ہے۔

⑨ ناک

سوال(۸) ناک میں چھڑکی جانے والی دوا nasal spray / drops اور انہیلر کی ایک مقدار(dose) میں استعمال ہونے والی دوا کی مقدار ml0.1 سے بھی کم ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ حلق کے راستے کھانے کی نالی کے ذریعہ معدہ تک پہنچنے کا غالب احتمال ہے۔کیونکہ nasal-spray کی صورت میں تقریباً ۵۰ فیصد دوا براہِ راست ناک کی شریانوں اور جھلی میں جذب ہو جاتی ہے جبکہ بقیہ ۵۰ فیصد معدہ تک پہنچ سکتی ہے۔اسی طرح انہیلر کے ذریعے جو دوائی ڈالی جاتی ہے اس کا اصل مقصد دوائی کو سانس کی نالی اور پھیپڑوں تک پہنچانا ہوتا ہے ، البتہ اس کا اکثر حصہ (50 سے 80 فیصد) حلق کے اوپر کے حصے (Oropharynx) میں جمع ہو جاتا ہے اور پھر اس 50 سے 80 فیصد دوا کے کچھ حصہ کا حلق کے راستے سے کھانے کی نالی کے ذریعے معدہ میں پہنچنے کا غالب احتمال ہے۔تو کیا اس تفصیل کی روشنی میں روزہ کی حالت میں اس بنیاد پر انہیلر استعمال کرنا جائز ہے کہ اندر جانے والی دوا کی مقدار بہت قلیل ہے جیسے چائے کے چمچ کا پچاسواں حصہ۔ ؟

⑩ مقعد

سوال(۱۰) کیا شرعی لحاظ سے بڑی آنت اور چھوٹی آنت بذات خود جوف ہے یا معدہ کے تابع ہو کر جوف ہے؟

اگر کوئی دوا پخانہ کے راستے بڑی آنت میں داخل کی جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ جدید طب میں پاخانہ کے راستے سے علاج کی غرض سے دوائی کے قطرے یا جامد ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں جو معدہ تک نہیں پہنچتے بلکہ بڑی آنت تک پہنچتے ہیں جیسے suppositories or enema۔

واضح رہے کہ جو چیز بڑی آنت میں چلی جائے تو اس کا معدہ کی طرف جانا طبی لحاظ سے ممکن نہیں کیونکہ آنتوں سے معدہ تک پہنچنے میں اس دوا کو تقریباً بیس فٹ کا راستہ طے کرنا ہو گا جو کہ اس آنت کی قدرتی بناوٹ کے مطابق ممکن نہیں کیونکہ آنت کا کام کسی بھی چیز کو مقعد کی طرف دھکیلنا ہے نہ کہ اوپر کی طرف،لہذا دوا یا تو راستے میں ہی جذب ہو جاتی ہے یا پاخانہ کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔

⑪ پیشاب کی نالی

دارالافتاء

سوال (۱۱) اگر پیشاب کی نالی میں کوئی دوا داخل کی گئی تو کیا اس بنا پر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ مثانہ جوف معتبر یعنی جوفِ معدہ اور آنت (alimentary canal) میں شامل نہیں ہے اور مثانہ جوف معدہ اور آنت کے درمیان کوئی منفذ بھی نہیں ہے، جیسا کہ امام صاحب رحمہ اللہ کی ایک روایت ہے (البحر الرائق) اور موجودہ طبی تحقیق بھی یہی بتاتی ہے۔

یا مثانہ مستقل ایک جوف ہے اس لیے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

زنانہ شرمگاہ (فرج اور رحم) (۱۲)

سوال (۱۲) اگر خاتون کی فرجِ داخل یا رحم میں کوئی دوا داخل کی گئی تو کیا اس بنا پر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ فرج اور جوف معتبر یعنی جوفِ معدہ اور آنت (alimentary canal) کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے اور رحم جوف معتبر میں شامل نہیں ہے، یا رحم کو ایک مستقل جوف قرار دے کر اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

والسلام

اراکین شوریٰ اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسیشن

میڈیکل تحقیق کے لیے رابطہ:

دارالافتاء